إن الدين عند الله الإسلام

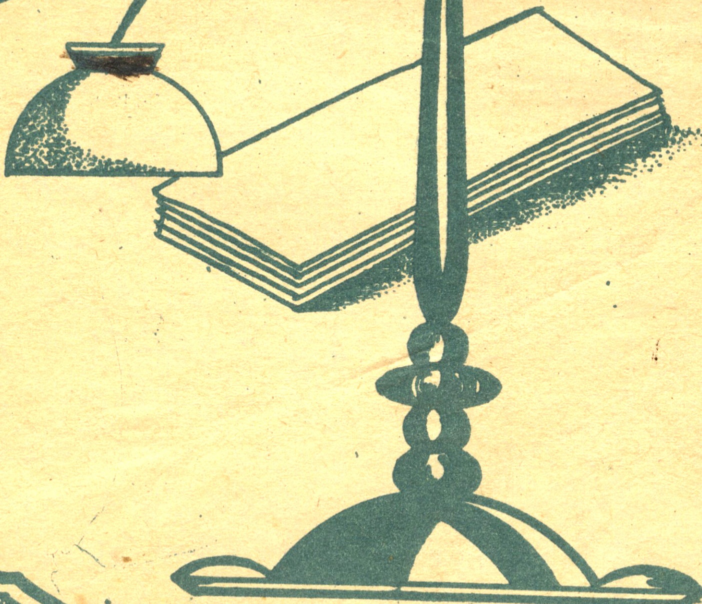
ہفت روزہ

لاہور

ترجمانِ اسلام

16/23

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار



جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

قیمت، ۴۰ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

قسط نمبر ۲

قرآن پاک کیا ہے؟

از:- حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

رانا حفیظ

قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے یہ پر حکمت واعظ ہے۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ زیادہ تلاوت کی وجہ سے یہ پرانا نہ ہوگا۔ اس کے عجائبات ختم نہ ہوں گے۔ جس شخص نے اس کے ذریعہ کوئی بات کہی وہ سچا ہے اور جس نے اس پر عمل کیا اس کو اجر عطا کیا جائے گا۔ اور جس نے اس کے ذریعہ فیصلہ کیا وہ منصف ہو جائے گا۔ اور جس نے اس کے ذریعہ سے ہدایت چاہی اسکو صراط مستقیم عنایت کیا جائے گا۔

قرآن تو وہ کتاب ہے جس کی آیتیں آسمان کے اوپر نہایت معزز، بلند مرتبہ اور صاف ستھرے ورقوں میں لکھی ہوئی ہیں اور زمین پر بھی مخلص ایماندار اس کے اوراق نہایت عزت واحترام اور تقدس و تطہیر کے ساتھ اونچی جگہ رکھتے ہیں۔ اس کتاب کو بغیر وضو کے چھوتے نہیں ہیں۔

حفاظتِ قرآن

اس کی حفاظت کا ذمہ خدا نے خود لیا۔ جس شان و ہیئات سے اترا ہے۔ بدوں ایک شوشہ یا زیر وزبر کی تبدیلی کے چار دانگ عالم میں پہنچ کر رہے گا۔ اور قیامت تک ہر طرح کی تحریف لفظی اور معنوی سے محفوظ و مصئون رکھا جائے گا۔ یہ لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ چلا آرہا ہے۔ اور رہے گا۔ زمانہ کتنا ہی بدل جائے مگر اس کے اصول و احکام کبھی نہیں بدلیں گے۔ یہ کسی خاص قوم اور بستی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے ہے۔

میور کہتا ہے:۔

"جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو قرآن کی طرح ۱۳ سو سال تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہی ہو"

پہلی تمام کتابیں تحریف ہو چکی ہیں۔ کیونکہ یہ آخری کتاب ہے۔ اس لئے یہ تحریف سے پاک رہے گی۔ اس کی آیات مضبوط و مستحکم ہیں۔ اس کی ہر بات پکی ہے الفاظ اس لئے کہ ہمیشہ تبدیل و تحریف سے محفوظ رہیں گے۔ علوم اس لئے کہ تمام تر عقل و حکمت کے موافق ہیں۔ احکام اس وجہ سے کہ آئندہ کوئی دوسری ناسخ کتاب آنے والی نہیں۔ اخبار وقصص اس واسطے کہ ٹھیک ٹھیک واقعہ کے مطابق ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ خدائے علیم وحکیم نے اس کو اپنے کامل علم کے زور سے اتارا ہے۔

مقصد قرآن

قرآن کریم ایک بڑی مقدس اور معزز کتاب ہے جو رب العالمین نے عالم کی ہدایت اور تربیت کے لئے اتاری۔ اس کتاب کے اتارنے کا مقصد بھی اس قدر اعلیٰ وارفع ہے۔ جس سے بلند تر کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ کہ خدا کے حکم و توفیق سے تمام دنیا کے لوگوں کو خواہ وہ عرب ہوں یا عجم۔ کالے ہوں یا گورے۔ بادشاہ ہوں یا رعایا۔ سب کو جہالت و اوہام کی گھٹا ٹوپ اندھیریوں سے نکال کر معرفت و بصیرت۔ ایمان اور ایقان کی روشنی میں کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا کا بنایا ہوا راستہ اس کے مقام رضا تک پہنچانے والا ہے۔ جو لوگ ایسی کتاب نازل ہونے کے بعد کفر و شرک، جہالت و ضلالت کی اندھیریوں سے نہ نکلیں ان کو آخرت اور دنیا میں سخت عذاب اور ہلاکت خیز مصیبتوں کا سامنا کرنا ہے۔

تاثیر قرآن

قرآن کریم دل کی قساوت دور کرنے کا بڑا قوی نسخہ ہے۔ اور دل میں نور پیدا کرنے کے لئے نہایت روشن شمع ہے۔ اس کے پڑھنے سے دل پر خوف طاری ہوتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ذکر الٰہی سے دل نرم ہوتے ہیں۔ اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔ پڑھنے والا خدا سے ہمکلام ہوتا ہے۔ جلال کے مشاہدہ سے خوف اور جمال کے مشاہدہ سے سکون پیدا ہوتا ہے۔ معرفت ربانی اور رشد و اصلاح کیطرف رہبری کرتا ہے۔ اور طالب خیر کا ہاتھ پکڑ کر نیکی اور تقویٰ کی منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ مقام حسرت و افسوس ہے کہ آدمی کے دل پر قرآن کا اثر نہ ہو حالانکہ قرآن کی تاثیر اس قدر زبردست اور قوی ہے کہ اگر وہ پہاڑ جیسی سخت چیز پر اتارا جاتا۔ اور اس میں سمجھ کا مادہ ہوتا تو وہ بھی متکلم کی عظمت کے سامنے دب جاتا۔ اور مارے خوف کے پھٹ کر پارہ پارہ ہو جاتا۔ قرآن کی بزرگی اور عظمت شان کا کیا کہنا جس نے آکر سب کتابوں کو منسوخ کر دیا اور اپنی اعجازی قوت اور لامحدود اسرار و معارف سے دنیا کو محو حیرت بنا دیا۔ یہ وہ کلام ہے کہ جنات بھی اس کو سن کر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:۔

"بے شک ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ بتلاتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لائے"۔

قرآن انقلابات عظیم لے کر آیا اور لوگوں کے فکر و خیال۔ دل و دماغ اور عزائم و اعمال پر اس قدر اثر انداز ہوا کہ انسانیت کی کایا پلٹ گئی۔ غور و فکر اور مطالعہ و نظر کی دنیا یکسر بدل گئی۔ اس نے نہ صرف قوموں کے رجحانات کو یکسر بدل ڈالا بلکہ افراد کی نفسیات تک تبدیل کر دیں۔ انہیں حریت فکر و نظر سے نوازا اور انسانیت کے مقام کو اعلیٰ ترین کر دیا۔

مضامین قرآن

اس کتاب میں تہذیب، اخلاق، طریق تمدن و معاشرت اصول حکمت و سیاست۔ ترقیٔ روحانیت۔ تحصیل معرفت ربانی۔ تزکیہ نفس۔ تنویر قلوب غرضیکہ وصول الی اللہ اور تنظیم و رفاہیت خلائق کے وہ تمام قواعد و سامان موجود نظر آئیں گے۔ جن سے آفرینش عالم کی غرض پوری ہوتی ہے اس کے بغیر مخلوق کا خالق سے صحیح تعلق قائم نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی ایک مخلوق دوسری مخلوق کے حقوق کو پہچان سکتی ہے۔ اس میں پہلے لوگوں کے احوال ہیں اور مابعد کی خبریں موجود ہیں۔

قرآن حکیم نہ صرف ایک مذہبی اور روحانی رہنمائی کی کتاب ہے۔ بلکہ وہ انسان کی ہر معاشی اقتصادی، معاشرتی، سیاسی اور بین الاقوامی ضرورت کے لئے مکمل قانون پیش کرتا ہے۔ قرآن حکیم ایک مرقع فطرت ہے۔ جس میں انسان کے فطری داعیوں کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ قرآن کے قوانین میں رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جس قوم یا جماعت کے پاس ایسا مکمل ضابطہ ہو۔ وہ دنیا میں خاسر و ناکام ہو۔ قرآن اقوام عالم کے جملہ اختلافات کو مٹاتا ہے لہٰذا۔ اسلامی دستور کا مطالبہ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ خدا کرے کہ پاکستان میں اس کا نفاذ بہت جلد ہو۔

(۱) اس کتاب میں گمراہوں کے عقائد باطلہ کا رد فرمایا

(۲) جملہ مخلوقات کی پیدائش کا بیان زمین و آسمان کی تخلیق اور رات دن کا اختلاف عجائبات قدرت سے توحید پر استدلال

(۳) خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کی خوبیاں اور ان پر انعام الٰہی اور نافرمان و سرکشوں کو عذاب کی دھمکیاں۔

(۴) علم التذکیر بالموت، مابعدہٗ، عالم برزخ قیامت وغیرہ (۵) علم الاحکام اس میں عبادات، معاملات، توحید رسالت کا بیان ہے۔ قرآن کریم میں ۲۵ پیغمبروں کا ذکر ہے اور مندرجہ ذیل اقوام کا مفصل ذکر ہے۔ قوم نوحؑ۔ قوم عاد۔ قوم ثمود قوم ابراہیم۔ قوم لوط۔ قوم فرعون۔ قوم شعیب اور اصحاب رس۔ قوم تبع جنہیں خدا کی نافرمانی اور غیر اللہ کی عبادت کرنے پر مختلف انواع و اقسام کے عذاب دیئے گئے۔

قرآن میں غیبی خبریں ہیں۔ اس نے امم ماضیہ اور سنین گذشتہ کی صحیح صحیح خبریں دیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست مولانا عبیداللہ انور | ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور | مدیر زاہد الراشدی

جلد ۱۶ | جمعہ ۱۵ جون ۱۹۷۳ء مطابق ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۲۳

آہ! مولانا لعل حسین صاحب اختر مرحوم

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

کل دس جون ۱۹۷۳ء کو صبح نو بجے کے قریب میں جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر کی بیمار پرسی کے لئے گیا، مگر افسوس کہ رات سے حضرت مولانا بول نہ سکتے تھے البتہ ہوش و حواس درست تھے۔ مجھے پہچان لیا اور سر ہلا کر تصدیق کی۔ میں نے تسلی کے چند جملے عرض کئے کہ یہ تکالیف فانی اور ختم ہونے والی ہیں۔ اور ان کے عوض رب العزت جل و علا جو نعمتیں اور اجر دینے والے ہیں وہ کروڑوں سال نہیں بلکہ ابدالآباد تک رہیں گے۔ ہزاروں چلّے اس تکلیف کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ حضرت مولانا بالکل مطمئن تھے جسم کا کوئی عضو نہیں ہلا سکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے استقامت عطا فرمائی میری موجودگی میں محترم ڈاکٹر رشید صاحب جو لاہور میں سب سے بڑے ڈاکٹر ہیں آئے، ساتھ محترم ڈاکٹر منیر بھی تھے فرما گئے کہ کل ٹیکہ لگائیں گے۔ میں کھٹکا کہ کل تک شاید حضرت مولانا کی روح پرواز کر جائیگی۔ اس خطرے نے عملی شکل اختیار کر لی۔ اور آج ۱۱ جون کو اشکبار آنکھوں سے دور دراز سے غمزدہ مسلمان اور دردمند علماء کرام اور صلحاء امت آ آ کر جنازے میں شریک ہوئے۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت مولانا محمد حیات صاحب مولانا محمد شریف صاحب جالندھری حضرت لاہوریؒ کے خلفاء حضرت رائے پوریؒ کے وابستگان اور بہت سے اہل باطن حاضر تھے مولانا کی وفات سے ایک دور ختم ہو گیا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا لعل حسین صاحب کے انتقال سے دشمنانِ دین کو خوش نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بہت سے دشمن ہم سے پہلے ہی گذر چکے ہیں۔ ان حضرات کے نام لیوا الحاد و ارتداد کے فتنوں کو روکنے کے لئے موجود ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک موجود رہیں گے۔ یہ حضرات اپنے وقت میں اپنا کام کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرح ہم سب پس ماندگان کو بھی سرخروئی عطا فرمائے۔ میں یہاں حضرت مولانا مرحوم کی زبانی ایک واقعہ بتاتا ہوں۔ خود حضرت مولانا لعل حسین صاحب مرحوم نے بتایا کہ مجھے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے تنہائی میں فرمایا کہ دیکھو میں جب کبھی کوئی حقیر رقم بھیجوں تو قبول کر لینا۔ چنانچہ حضرت تھانویؒ وفات تک بھیجتے رہے۔ اس قصے سے ان دونوں بزرگوں کی للّٰہیت اور اخلاص کا اندازہ ہوتا ہے۔ میں ادارے کی طرف سے حضرت مولانا کے پسماندگان اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام وابستگان سے اظہار غم و الم کرتا اور دلی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ حضرت مولانا ایک بیوہ ایک لڑکا ایک لڑکی چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر و اجر عطا فرمائے۔

انتظامیہ کو سیاسی جنگ میں فریق نہ بنائیے

انتظامیہ کا کام یہ ہوتا ہے کہ ملک میں قانون و آئین کی بالادستی کا تحفظ کرے۔ امن و امان بحال رکھے اور غیر جانبداری کے ساتھ نظم و نسق چلائے۔ اس فرض کی صحیح ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ انتظامیہ ملک میں سیاسی وفاداریوں سے لاتعلق ہو کر اپنے کام سے کام رکھے اور جہاں کوئی بات اسے قانون کے خلاف نظر آئے، اس کے خلاف بلا جھجک کارروائی کرے۔

جن جمہوری ممالک میں انتظامیہ اپنے فرائض کو سیاسی عمل سے الگ تھلگ رکھتی ہے، وہاں سیاسی عمل بھی جمہوری اقدار کا حامل ہے اور انتظامیہ کو فرائض کی کماحقہ ادائیگی میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی، مگر بدنصیبی سے ہمارے ہاں یہ قصہ نہیں۔

پاکستان میں سیاسی مقاصد کی خاطر انتظامیہ کو اس بیدردی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے کہ اب تو سرکاری پارٹی اور انتظامیہ مشینری کے درمیان فرق کرنا مشکل دکھائی دے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ تو انتظامیہ اپنے فرائض کی تکمیل میں مستعد ہے اور نہ ہی سیاسی عمل "اقتدار کے ڈنڈے" کے سائے سے نجات حاصل کر سکا ہے۔ چوری، ڈاکہ، زنا، اغوا، سمگلنگ، غنڈہ گردی اور ذخیرہ اندوزی جیسے سنگین جرائم کے روز افزوں اضافہ کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ انتظامیہ مجرموں کے خلاف کارروائی کرتے وقت سیاسی مصلحتوں کا شکار ہو جاتی ہے اور بیشتر مجرم اپنی سیاسی وابستگیوں کے باعث قانون کی گرفت سے بچ نکلتے ہیں

یہی حال سیاسی عمل کا ہے۔ ضمیر کی آواز کے اظہار اور سیاسی اختلاف رائے کو آج بھی انتظامیہ کے زیر عتاب آنے کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ اور بہت سے افراد انتظامیہ کی ناراضی کا خطرہ مول نہ لیتے ہوئے ضمیر کی آواز کو دبائے رکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور جو مردانِ حُر اس خطرے سے بے نیاز ہو کر حق و صداقت کی آواز پر لبیک کہتے ہیں، انتظامیہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔

بلوچستان میں غیر آئینی حکومت کی حمایت نہ کرنے کی پاداش میں جمعیۃ کے قائدین اور ممبرانِ اسمبلی مولانا شمس الدین اور مولانا صالح محمد کو ایک اسسٹنٹ کمشنر کی طرف سے خوفناک نتائج کی دھمکی اور پھر ان کی رہائش گاہ پر مسلح حملہ،

اور گوجرانوالہ، وزیر آباد ریلوے اسٹیشن پر متحدہ جمہوری محاذ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

جناب محمد عثمان الوری - کراچی شہر

مجاہدِ اسلام

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

اسلامی تاریخ اسلاف کے عظیم کارناموں سے لبریز ہے۔ اسلام کی آمد کے بعد کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی راہنمائی کے لئے کوئی رہبر یا راہنما نہ بھیجا ہو، جو لوگوں کی اصلاح و تربیت تعلیم و تزکیہ کے ذریعہ تطہیر کرتا ہو — اس طرح اسلام کی مقدس امانت منتقل ہوتی چلی آرہی ہے۔ چنانچہ بیسویں صدی میں بھی اللہ کا ایک نہایت محبوب بندہ جسے یہ دنیا شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے نام سے یاد کرتی ہے نہ صرف ہند و پاک کے مسلمانوں کی رہبری کرتا رہا بلکہ عالم اسلام کی رہنمائی کے فرائض بھی انجام دیتا رہا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی سیرت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صداقت و جرأت، حضرت فاروق اعظمؓ کی سخاوت و شرافت، حضرت علیؓ کی قوت و ہمت ودیعت فرمائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ فرنگی سامراج کے مقابل ہمالیہ، بین الاقوامی سیاست میں عظیم فلاسفر و مؤرخ اسلامی علوم و فنون میں بے مثال استاد، عرب و عجم میں حقیقی شیخ الاسلام تسلیم کئے جاتے ہیں۔ آپکے فیض سے پورے عالم اسلام کو فیض ملتا رہا۔ اور آپ کے وجود مسعود کی برکات سے قوموں کو غلامی سے آزادی نصیب ہوئی۔ لاکھوں انسانوں کو دین کی دولت اور علم و عرفان کی نعمت سے مستفید کیا۔ آپ پر نہ صرف ایشیا والے فخر کرتے رہیں گے بلکہ پوری دنیا آپ کو رہتی دنیا تک یاد رکھے گی۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء کو قصبہ بانگر ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد ماجد سید حبیب اللہ مہاجر مدنیؒ اس جگہ ہیڈ ماسٹر تھے۔ ویسے آپ کا اصلی وطن الہ داد پور ٹانڈہ ضلع فیض آباد یوپی ہے۔ آپ کا خاندان حسینی سادات کا خاندان ہے۔ انیسویں پشت میں آپ کا خاندان ہندوستان میں آکر آباد ہوا تھا یہ خاندان اہل علم اور متقی شمار کیا جاتا تھا۔ شاہی زمانہ میں آپ کے خاندان کو باون گاؤں کی جاگیر بھی ملی تھی — جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے زمانہ میں جہاد و حریت کی پاداش میں ختم کردی گئی۔ آپ کو ابتدائی اردو تعلیم کے بعد آپ کے والد ماجد نے پیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کے ... خلیفہ اور بڑے ذاکر و شاغل اور نہایت متقی اور پرہیزگار بزرگ سید حبیب اللہ شاہ مہاجر مدنی کے نام سے مشہور تھے ان کے مشورہ سے انہوں نے آپ کو دارالعلوم دیوبند میں شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کی خدمت میں تربیت و تعلیم کے لئے داخل کرادیا۔ آپ نے دنیائے اسلام کی عظیم درسگاہ میں سات سال تعلیم مکمل کرکے اعلیٰ اور آخری سند حاصل کی۔ ابھی آپ مزید تعلیم حاصل کررہے تھے کہ آپ کے والد ماجد نے مدینہ منورہ میں ہجرت کا مصمم ارادہ کرلیا اور تمام جائداد و اثاثہ فروخت کرکے جملہ افراد خاندان کے ہمراہ حجاز کی مقدس سرزمین پر پہنچ گئے۔ مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے حضرت شیخ الہند کے حکم کے مطابق مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی بیعت کرلی تھی اور منازل سلوک طے فرمارہے تھے — چنانچہ حضرت گنگوہیؒ نے جاتے وقت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ سے حصول فیوض و برکات کا حکم فرمایا تھا۔ اس طرح آپ ایک ہی وقت میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ جیسے اکابر بزرگوں سے فیضیاب ہوتے رہے۔ حجاز میں آپ کو بڑی مشقت برداشت کرنی پڑی اور عسرت و تنگی سے وقت گذارا۔ مگر کسی سے بھی سوال نہیں کیا۔ اور فی سبیل اللہ درس حدیث دیتے رہے۔ حالانکہ آپ کے حلقۂ درس میں بڑے بڑے رئیس اور شیوخ شریک ہوتے تھے۔ چند سال بعد حضرت گنگوہیؒ نے آپ کو ہندوستان طلب فرمایا اور خلافت عطا فرمائی اور پھر حجاز تشریف لے گئے۔ دوبارہ شیخ الہند نے ۱۹۰۸ء میں بلایا اور حضرت کی عظیم انقلابی تحریک میں شریک ہوگئے۔ جس کا مقصد ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کی تمام غلام قوموں کو غلامی سے نجات دلانا تھا۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء کی جنگ کے بعد باقاعدہ ایک جلاوطن آزاد حکومت قائم کرلی گئی۔ اور شیخ الہندؒ اس حکومت کی فوج کے کمانڈر انچیف قرار دیئے گئے۔ اور مدینہ منورہ ہیڈکوارٹر تجویز کیا گیا۔ لیکن چند سال بعد اس تحریک کا علم انگریز کو ہوگیا، اور اس نے شیخ الہند اور آپکے رفقاء کو گرفتار کرکے مالٹا کی جیل میں نظر بند کردیا اور حضرت مدنیؒ بھی اپنے شفیق استاد کے ساتھ مالٹا کی جیل میں پہنچا دیئے گئے۔ اس دوران آپ کے بھائی اور والد ماجد کو بھی حضرت شیخ الہندؒ کی تحریک میں شمولیت کی وجہ سے مدینہ منورہ سے گرفتار کرکے ایڈریانوپل میں جیل میں بند کردیا گیا اور اسی دوران ان کا انتقال ہوگیا اور حضرت شیخ الہندؒ پر مقدمہ چلا، اور چار سال تک مالٹا میں مقید رہے۔ اور پھر ۱۹۱۹ء میں رہائی ہوئی اس دوران میں بہت سے ساتھیوں اور حضرت مدنیؒ کے بعض خاندانی احباب کا انتقال ہوچکا تھا، ۱۹۱۹ء میں جمعیۃ علماء ہند کی بنیاد رکھی گئی۔ اس برس حضرت شیخ الہندؒ کا انتقال ہوگیا اور آپ حضرت شیخ الہند کا مشن جاری رکھے ہوئے تھے۔ اس دوران ملک کی آزادی میں اہم اور عظیم قربانیاں دیں۔ متعدد بار جیل گئے۔ لیکن آپ کے جوش اور ولولہ میں فرق نہ آیا۔ اس دوران آپ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس بھی رہے۔ علوم نبویؐ اور علم و عرفان کے طلباء کی روحانی تربیت بھی کرتے رہے اور اپنے روحانی مشاغل بھی پابندی سے ادا کرتے رہے اور مسلمانوں کی دینی سیاسی اخلاقی اصلاحی تربیت بھی فرماتے رہے۔ اور آخر میں جب آپ کی عمر اسّی سال کے قریب تھی آپ کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اسی کو کہتے ہیں الاستقامت فوق الکرامتہ آپ کے اخلاق و کردار کا ہر فرد مداح ہے اور آپ کی عظیم شخصیت پر ہر مسلمان فخر کرتا ہے۔ آپ کے علم و تقوی کو سب ہی تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کی شجاعت و جرأت کو سب ہی خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ آپ کا وصال ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ ہجری دیوبند میں ہوا۔ نماز جنازہ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے پہلو میں دفن کئے گئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعتہ۔

تپہ شوکگرہ میں یوم احتجاج

یکم جون ۱۹۷۳ء کو تحصیل چارسدہ تپہ شوکگرہ کے مندرجہ ذیل مقامات پر یوم احتجاج منایا گیا۔ ترناب، چینہ، مرزا ڈھیر، نویکلی، کوٹ۔ ترناب میں مولانا سید ضمی اللہ صاحب کی زیر قیادت اور چینہ میں مولانا عبدالصمد صاحب، کوٹ میں مولانا فضل مولیٰ صاحب نویکلی میں مولانا محمد زکریا صاحب کی زیر قیادت جلسے ہوئے اور جلوس نکلے۔ اور مرزا ڈھیر میں مولانا سعد گل کی زیر قیادت یوم احتجاج منایا گیا ان اجتماعات میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ موجودہ کمر توڑ گرانی کا سدباب کیا جائے۔ آزاد کشمیر کی جمہوری اور اسلامی حکومت کے خلاف وزیر داخلہ مسٹر قیوم خان کی سازش کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قاتل جمہوریت وزیر داخلہ خان قیوم کو وزارت سے علیحدہ کردیا جائے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان کیساتھ ظلم و بربریت کا معاملہ ختم کیا جائے۔

اُردو آپ کی قومی زبان ہے

اردو لکھئے —

اردو بولئے —

اردو پڑھئے

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی

اور شراب کے بعد اب سود

کیا مفتی حکومت کی ایک ایک نیکی کو مٹا دیا جائیگا؟

صوبہ سرحد میں چٹھی نمبر ۲۰۹۴۳-۵۴ / ۲۸-۱۱-۷۲ کی رو سے بلا سود تقاوی قرض دینے کے جو احکام جاری کئے گئے تھے۔ وہ سرحد کی نئی حکومت نے چٹھی نمبر DRA/۱۷-۱۵/۷۳ / ۲۶-۵-۷۳ کے ذریعہ واپس لے لئے ہیں۔ سابق حکم کی واپسی پر مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی نے احتجاج کرتے ہوئے اخبارات کو درج ذیل بیان جاری کیا ہے۔ (ادارہ)

مفتی حکومت معصوم نہیں تھی اور نہ ہی کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مفتی صاحب کی حکومت پر تعمیری تنقید کرنا کوئی جرم ہے۔ لیکن تنقید اس وقت ہونی چاہیئے تھی جب وہ حکومت قائم تھی۔ عین وقت پر اس کو یہ بتلا دینا نصح اور خیرخواہی کی بات ہوتی کہ آپ کا یہ اقدام ملک وملت کے مفاد میں نہیں ہے۔ اس پر اگر وہ حکومت چیں بجبیں ہوتی تو یہ اس کی کم ظرفی سمجھی جاتی اور تنقید کرنے والے ان کو ہدف ملامت بنانے میں حق بجانب ہوتے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مفتی حکومت کے دوران جب حکومت سرحد نے نجی ملکیت کو بلا عوض لے لینے کا اعلان کیا تھا تو صوبائی جمعیۃ نے اپنے ایک اجلاس میں کھلے طور پر اس کی مخالفت کی اور حکومت نے اس تنقید کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے اس اعلان کو واپس لے لیا۔

مفتی صاحب نے جنوبی اضلاع کا دورہ کیا تو نہ صرف رضا کاروں کے اجتماعات میں بلکہ عام جلسوں میں بھی ان سے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے باقی رہنے پر احتجاج کیا گیا۔ آپ نے یہاں سے واپسی پر علماء بورڈ کے اجلاس میں اسے اسلام کے مطابق بنا کر عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کو منسوخ کرنے کا حکم لکھا۔ دوسرے دن آپ سفر حج پر روانہ ہو گئے اور یار لوگوں نے پیچھے سے اس میں روڑے اٹکائے اور اعلان کو روک دیا گیا۔ اس کی تفصیلات سے آپ کو اتفاق ہو یا نہ ہو۔ بتلانا یہ مقصود تھا کہ تنقید کا صحیح وقت وہی تھا۔ جبکہ حکومت قائم تھی۔ وہ حوصلہ سے اس پر غور کرتی تو فبہا ورنہ ملامت کرنے کا حق بھی پہنچتا۔

مرنے کے بعد کسی کی برائی بنا بنا کر اچھالنا کوئی مفید مشغلہ نہیں ہے تاہم اگر اس حکومت کے ختم ہو جانے کے بعد بھی مستقبل کے کسی خطرہ کو ٹالنے کی خاطر انہیں بدنام کرنا ہی ضروری ہے تو ماشاءاللہ شوق سے یہ مشغلہ جاری رکھا جائے ؎ فسوف تری اذا انکشف الغبار۔

افرس تحت رجلک ام حمار

من چہ سرایم و طنبورہ من چہ سراید۔ لیکن یہ کیا تک ہے کہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر تو ان کی مفروضہ برائیوں کا پیٹا جائے اور تیر جب بھی کمان سے نکلے تو ان کی کسی نیکی کے سینہ میں ہی پیوست ہو جائے۔

آخر بات کیا ہے۔ کیا ان کی برائیوں سے صرف زبانی نفرت ہے اور عملاً انہیں جوں کا توں باقی رکھنا منظور ہے یا برائی ہے ہی نہیں یہ صرف الزام ہے۔ اور اصل نشانہ ان کی نیکیاں ہیں۔ ع

چشم سوئے فلک و روئے سخن سوئے تو بود

کتنی عجیب بات ہے کہ مفتی صاحب نے چونکہ بڑی بڑی ناانصافیاں کی ہیں۔ لہٰذا انہوں نے مغربی طرز کے لباس کو جو ممنوع قرار دیا تھا۔ ہم اسے پھر سے جائز قرار دے دیتے ہیں۔ ناراضگی مفتی صاحب سے ہے اور قوم کو ننگا ہونے کی اجازت دے کر اس کی ناک کٹائی گئی۔ اسے کہتے ہیں کرے کوئی اور بھرے کوئی۔

پھر ارشاد ہوا مفتی صاحب نے چونکہ اقربا نوازی کی حد کر دی تھی۔ اس لئے انہوں نے سرحد کے ہوٹلوں میں شراب فروخت کرنے پر جو پابندی لگا دی تھی۔ ہم اسے اٹھا دیتے ہیں۔

واہ جو سزا ملی مفتی محمود کو۔

اور سنیئے! مفتی صاحب نے چونکہ اپنی جماعت کے لوگوں کو بے حد مراعات دی تھیں۔ اس لئے انہوں نے بلا سود تقاوی قرض دینے کا جو اعلان کیا تھا۔ ہم اسے واپس لیتے ہیں ؎

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

مفتی صاحب چونکہ بہت بری شخصیت ہیں اس لئے انہوں نے پاکستانی بچوں کے لئے ہائی سکولوں کے علاوہ مڈل سکولوں کے لئے بھی دینیات ماسٹر لگانے اور قاری صاحبان کو متعین کرنے کی جو سکیم بنائی تھی ہم اسے سرد خانہ میں ڈال دیتے ہیں۔

مفتی حکومت نے جو بھی برائیاں کی ہوں، ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑیئے۔ لیکن خدارا اس کی سزا نیکیوں کو تو نہ دیجئے۔ کیا مفتی حکومت کی ایک ایک نیکی کو مٹا دینے کا تہیہ کر لیا گیا ہے۔ جن ہوٹلوں میں شراب فروخت کرنا بند تھی، ان میں شراب فروخت کرنے کی اجازت دے دینا مفتی دشمنی نہیں خدا دشمنی ہے۔ بلا سود تقاوی کے اعلان کو واپس لے لینا اور ۷½ روپے فی صد سود لگا دینا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ کے ماتحت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر نکل آنا ہے نہ کہ مفتی محمود کے مقابلہ پر ؎

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

تقاوی لینے والوں سے ایک گذارش

دراصل یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ قوم کو ایک ایسی شدید معصیت میں مبتلا نہ کرے۔ جسے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۶ زناؤں سے زیادہ شدید اور اپنی ماں سے زنا کرنے سے زیادہ برا فرمایا ہے۔ لیکن اگر حکومت اقتدار کے نشہ میں ہماری گذارشات کو درخور اعتناء نہ سمجھے تو ہم تقاوی لینے والوں بالخصوص ان دین دوست غرباء اور اسلام عاشق مسلمانوں سے اپیل کریں گے۔ جنہوں نے ہزار ضرورتوں کے باوجود اب تک کبھی بھی سود کی لعنت سے بچنے کی خاطر تقاوی قرض نہیں لئے تھے اور امسال مفتی حکومت کے اس اعلان پر کہ تقاوی قرض بلا سود دیئے جائینگے تقاوی لے لی ہے۔ ان سے گذارش ہے کہ جب سوء اتفاق سے وہ حکومت نہیں رہی اور نئی حکومت نے تقاوی قرضوں پر سود لگا دینے کا حکم دے دیا ہے تو خدا و رسول کے مقابلے سے بچنے کی خاطر اسی جرأت ایمانی سے کام لیں۔ اور ہزاروں ضرورتوں کے باوجود جس طرح بھی ممکن ہو، یہ قرضے حکومت کے منہ پر دے ماریں اور قہر خداوندی اور غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش فرمائیں۔ ہماری دعا ہے کہ کارساز حقیقی آپ کی تمام ضروریات کو خزانہ غیب سے پورا فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

تنظیم اہلسنۃ والجماعۃ کے عہدیداروں کا انتخاب

آج بتاریخ ۲ جون بروز اتوار دفتر تنظیم اہلسنۃ ملتان میں زیر صدارت حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری منعقد ہوا ملک بھر کے نمایندگان نے اس جنرل اجلاس میں شرکت کی۔ بالاتفاق طے پایا کہ خلفاء راشدین کے باضابطہ ایام منائے جائیں۔ ان کے حالات سے قوم کو روشناس کیا جائے اور ریڈیو پر بھی خلفائے راشدین کے اوصاف بیان کرنے پر زور دیا جائے۔ بالاتفاق علامہ عبدالستار صاحب تونسوی صدر اور مولانا غلام قادر صاحب ملتانی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔

جناب محمد طیب ہارونی امیر جمعیۃ رمضان آباد بوریوالہ

ملکی سالمیت اور جمعیۃ علماء اسلام

اس بد قسمت ملک کی پچیس سالہ تاریخ سازشیوں کی شکارگاہ بنی رہی ہے

ایک سازشی ٹولہ اپنی جاہ طلبی اور مفاد پرستی کی خاطر ملک کی سلامتی تک کو پس پشت ڈالتا رہا ہے۔ نوبت بایں جا رسید کہ ملک بھی ان کی کرسی کی خواہش کی بھینٹ چڑھ گیا، لیکن مفاد پرست ٹولہ کو ابھی تک صبر نہیں آیا کہ ملک کٹ چکا ہے۔ ہمارے جیالے بہادر فوجی دشمن کے قبضہ میں ہیں اور دشمن ہر وقت ہماری گھات میں ہے۔ کچھ ہی حیا کریں۔ لیکن یہ بدستور اپنی تخریبی کارروائیوں میں مشغول ہے اور عجیب و غریب ڈرامے کھیل رہا ہے۔ عین ممکن ہے کہ اگر ہم اس مفاد پرست ٹولہ کے دامن فریب سے نہ بچے تو ہمارے ہمسایہ ملکوں کی حریص نگاہیں کام کر جائیں گی۔ اور ہم انگشت بدنداں ہوں گے اور پھر جو قیامت برپا ہوگی (خدا کی پناہ) اللہ تعالےٰ ہم کو ایسے وقت سے محفوظ فرمائیں۔ آمین!

قارئین کرام! آپ ملک کے گذشتہ اصحاب اقتدار کی طرف نظر دوڑائیں تو آپ کو بہت سے سازشی چہرے دکھائی دینگے۔ جو محض اپنی کرسی کی خاطر ان کے گرد طواف کرتے رہے۔ کبھی وہ وزارت کی مسند پر فائز ہیں۔ کبھی بن بلائے مشیر کی طرح فرائض انجام دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جب کبھی کوئی حکومت اپنے آخری دموں پہ ہوتی ہے تو مفاد پرست ٹولہ کے عناصر بڑی ہوشیاری سے اپنا ہاتھ چھڑا لیتے ہیں۔ اور کبھی کسی نے بھولے سے ان پر ہاتھ ڈال بھی دیا تو وہ بڑی معصومیت سے معافی نامہ لکھ دینگے۔

ملک کو ہمیشہ اس قسم کے لوگوں نے نقصان پہنچایا، اللہ تعالےٰ کی قدرت ہے کہ ہر فرعونے را موسےٰ، کچھ لوگ اقتدار کی کرسی سے بے نیاز حقیقی ملک و ملت کے پاسبان ایسے بھی ہیں۔ جو ہمیشہ اس مفاد پرست ٹولہ کی خبر گیری کے لئے انتہائی بے سر و سامانی کے عالم میں سیاست کے میدان کارزار میں اترتے رہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنگ آزادی کی خاطر فرنگی کے غیض و غضب کا نشانہ بنتے رہے، مشکلات اور صعوبتوں کی بھٹیوں میں پک کر یہ لوگ کندن بن چکے ہیں۔ نہ تو انہیں بڑے سے بڑے ڈکٹیٹر و آمر کی آمریت مرعوب کر سکی اور نہ ہی کسی جاگیردار و سرمایہ دار کی دولت کی جھنکار ان کے پایۂ استقلال کو لرزا سکی۔ اگر حقیقت کی نظروں سے دیکھا جائے تو اس بچے کھچے بد نصیب ملک میں عدل و انصاف اور حقیقی جمہوریت کا نشان اگر کہیں باقی ہے تو وہ صرف انہی کی قربانیوں کی بدولت ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب ملک کی اکثریت ہم سے بدظن ہو بیٹھی تھی اور انہیں ہم پر قطعی اعتبار نہیں رہا تھا اور وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ مغربی پاکستان کے مفاد پرست لیڈر ہمیں نو آبادیات بنانا چاہتے ہیں۔ اور ستم یہ ہوا کہ مغربی پاکستان کے کچھ اقتدار کے بھوکے ان انتہائی نازک حالات میں اپنے مسلم اکثریت کے علاقہ کے لوگوں کو یہی تاثر دیتے رہے کہ تم اور ہو ہم اور ہیں۔ تم اُدھر ہم اِدھر، لیکن صد آفریں ہے اس مرد مجاہد پر جس نے ان نازک حالات میں اپنے مسلمان بنگالی بھائیوں کو اعتماد میں لینے اور ان کے مغربی پاکستان کے بارے میں خدشات کو دور کرنے میں انتھک کوششیں کیں۔ یہاں تک کہ اقلیتی جماعتوں کے نمائندے کی حیثیت سے شیخ مجیب الرحمٰن سے ملنے کے لئے ڈھاکہ تشریف لے گئے۔ جبکہ سازشی ٹولہ اپنی مکمل سرگرمیوں میں مشغول تھا اور یحییٰ خاں کو اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے۔ ان انتہائی نازک مراحل میں وہ کون محب وطن لوگ تھے۔ جو ملک کی سلامتی کے لئے کوشاں تھے۔ اور وہ کونسا غداروں کا ٹولہ تھا جو ملک کو داؤ پہ لگا رہا تھا۔ اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ کہ ملک کو ٹکڑے کرنے میں کس کا ہاتھ ہے اور غداریت کے الزام کے مصداق کون لوگ ہیں۔ کاش کہ یحییٰ خاں پر مقدمہ چلایا جائے اور اسے عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے تاکہ وہ بتا سکے کہ کون کون سے بدنما چہرے مسلمان قوم کو قعرِ مذلت کی طرف دھکیلنے میں شریک کار تھے۔ بہر حال اگر آپ سقوط مشرقی پاکستان کے حالات کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ملک و ملت کی سلامتی کی خاطر یحییٰ خاں اور مجیب الرحمٰن کے درمیان مصالحت کرانے میں کون کوشاں تھے تو لازماً آپ کی نگاہیں قائدین جمعیۃ پر ہی جمیں گی (قارئین کرام) یہاں ہم اس بات کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ ماسوا جمعیۃ علماء اسلام کے دیگر سیاسی جماعتوں کا کردار اس حادثہ عظیمہ میں مشکوک رہا ہے۔ خصوصاً جماعت اسلامی نے تو اس معاملہ میں حد سے زیادہ اپنی خدمات یحییٰ خاں اینڈ کمپنی کے سپرد کر دیں تھیں اور جنرل شیر علی کی وساطت سے یحییٰ خاں کا خصوصی قرب حاصل کر چکی تھی یہاں تک کہ امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد صاحب بھی یوں گویا ہوئے کہ یحییٰ خاں کا بنایا ہوا قانون اسلامی ہوگا۔ جماعت اسلامی کے حلقے اس بات کو تسلیم کریں یا نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ عقل کے اندھے یحییٰ خاں کے لئے استعمال نہ ہوتے۔ بقول حضرت ہزاروی مدظلہ کے ریوڑیوں کی تقسیم میں شریک نہ ہوتے تو یحییٰ خاں کو قطعاً مشرقی پاکستان پر فوجی کارروائی کی ہمت نہ ہوتی آخراسے لازماً سیاسی حل کی طرف متوجہ ہونا پڑتا۔ اور آج ہم کو یہ رسوائی کا دن نہ دیکھنا پڑتا۔ ہم ان لوگوں سے انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں۔ جو ملکی وحدت اور قومی وحدت کے عنوان سے نوائے وقت کے صفحات سیاہ کر رہے ہیں۔ خدارا انصاف سے بتایئے کہ اس سارے سازشی کھیل میں اگر کوئی مصالحتی عنصر تھا تو وہ کونسا تھا۔ کیا جمعیۃ علماء اسلام کا یہ مصالحتی مشن ملکی وحدت اور قومی وحدت کے لئے نہیں تھا۔ محض تعصب و عناد کی وجہ سے اکابرین جمعیۃ کے تقسیم ملک کے پہلے مؤقف کو اب موضوع بحث لانا میرے نزدیک بے انصافی کے مترادف ہے۔

ہم اس بحث میں جانا نہیں چاہتے کہ آیا وہ مؤقف درست تھا یا نہیں۔ انشاءاللہ موجودہ پیچیدہ حالات کے تھپیڑے خود ہی انہیں سمجھا دینگے۔ نیز آپ بتایئے جو آپ کے ممدوحین جن کو آپ قومی وحدت ملکی وحدت کے علمبردار گردانتے ہیں کیا وہ یحییٰ خاں پر سوار نہیں ہوئے بیٹھے تھے کہ جلد از جلد فوجی کارروائی کی جلئے، تاکہ ملکی وحدت کا شیرازہ بکھر جلئے (قارئین کرام) بالآخر ہماری بدقسمتی سے جب ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اقتدار صدر بھٹو کو منتقل ہوا، جس کے لئے وہ بڑے بے تاب تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس اقتدار کی منتقلی میں ملک و قوم نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ وہ تو آئندہ وقت ہی بتائے گا کہ اقتدار کیسے ملا۔ بہر حال اس کے بعد جب صوبائی وزارتیں تشکیل ہونے لگیں تو وہاں بھی اس روسیاہ سازشی ٹولہ کی سرگرمیاں شروع ہو چکی تھیں اور قائد جمعیۃ نے انتہائی جرأت اور سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے نیپ کے ساتھ وزارت سازی کو ترجیح دی اور ملک کو مزید انتشار اور صوبائی تعصبات وغیرہ کے خطرات سے محفوظ کرنے میں اعلیٰ قسم کا کارنامہ سرانجام دیا۔ خدانخواستہ اگر جمعیۃ قیوم لیگ کے ساتھ وزارت سازی کرتی تو اس کے بھیانک خطرات ملک کی سلامتی تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے۔ یہ جناب عنایت اللہ گنڈاپور کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ جو آئے دن جمعیۃ کے اکابرین پر اقربا پروری اور مفاد پرستی وغیرہ کے الزامات عائد کرتے رہتے ہیں۔ اگر قائدین جمعیۃ کے پیش نظر ذاتی مفاد اور محض کرسی و اقتدار ہوتا تو قیوم لیگ کے ساتھ وزارت سازی میں مرکز و صوبہ جات میں اقتدار بڑی آسانی سے مل جاتا۔ نیز اس اقتدار کے تحفظ کا سرٹیفکیٹ بھی مرکز دے دیتا۔ لیکن کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے، حقیقت یہ ہے کہ قائدین جمعیۃ کے پیش نظر ہمیشہ ملکی مفاد اور اس کی سالمیت زیادہ عزیز رہی ہے۔ ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں جو اکابرین جمعیۃ پر

(باقی ص)

ملک دشمنی اور ملک کی سلامتی کے خلاف کام کرنے کے الزامات لگا رہے ہیں۔ اگر بقول آپ کے نیپ علیحدگی پسند ہے تو بتائیے سرحد و بلوچستان میں آپ نے کونسی محب وطن مضبوط پارٹی تشکیل دی ہے، جو مکمل طور پر نیپ کا توڑ پیدا کر سکے۔ اگر سرحد و بلوچستان میں نیپ کے توڑ کے لئے کوئی مضبوط پارٹی ہے تو وہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جو رات دن ملکی تحفظ کی خاطر سرحد و بلوچستان میں جمعیۃ کا یہ مقام اور اس کی کوششیں ملکی تحفظ کے لئے نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرکز کو قائدین جمعیۃ کا احسان مند ہونا چاہیئے کہ بغیر اس کی نصرت و حمایت کے ملکی تحفظ کے لئے تن تنہا کام کر رہی ہے۔ مگر برا ہو اس سازشی ٹولے کا کہ اس نے اپنی مکمل کوشش کی کہ جمعیۃ اور نیپ کی وزارتیں نہ بن سکیں اور ملک مزید انتشار کا شکار رہے تاکہ وہ اپنے مفادات اس انتشار سے حاصل کر سکے حقیقت یہ ہے۔ اس سازشی ٹولہ کے مفادات ہمیشہ ملکی انتشار میں ہی مضمر رہے ہیں۔ لیکن ان حق پرستوں نے ان سازشیوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ آخر صوبائی حکومتیں انہیں دینی پڑیں۔ لیکن سازشی ٹولہ کی نیندیں حرام ہو گئیں اور زندگی بے چین ہو گئی۔ پھر انہوں نے نیا پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ جمعیۃ علیحدگی پسندوں کے ساتھ مل گئی۔ اور یہ دونوں جماعتیں تمام پاکستان کے مخالف تھیں وغیرہ وغیرہ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اس پروپیگنڈا سے ملکی سلامتی رکھنے کے لئے کوششیں ہو رہی تھیں یا ملکی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ معاف کرنا ہم جب ملکی وحدت کے ان عوامل کی طرف نظر دوڑاتے ہیں۔ جن سے ملکی وحدت کا قیام ناگزیر ہوتا ہے تو اس پروپیگنڈہ مشینری کے اصحاب ان عوامل سے تہی دست نظر آتے ہیں بلکہ اس کے برعکس ان عوامل کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ جن سے علیحدگی پسندیت صوبائی تعصب وغیرہ بیسیوں خطرات کی بو آ رہی ہے۔ بالآخر جمعیۃ نو ماہ تک اس شدید پروپیگنڈا کا مردانہ وار مقابلہ کرتی رہی۔ آخر جب اس سازشی ٹولہ کو منہ کی کھانی پڑی اور جمعیۃ کی وزارت کا کچھ نہ بگاڑ سکا تو پھر ذلیل اور اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا اور بڑے بھونڈے انداز سے ایک بین الاقوامی ڈرامہ کا کھیل رچایا گیا کہ یہ وزارتیں عراقی سفارت خانہ سے اسلحہ حاصل کر رہی ہیں۔ یہ ان کے ترکش کا آخری تیر تھا جو چل چکا لیکن عوام کا ردعمل ان کی خواہش کے برعکس نکلا اور عوام نے اس ڈرامہ سے کوئی نوٹس نہ لیا، تو پھر اس واقعہ کو اب تک ایسی کھٹائی میں ڈال دیا کہ جس سے عوام کا روشناس ہونا ناممکن ہے۔ اس واقعہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صدر بھٹو کے عوامی نعرہ کا اگر کوئی مفہوم اخذ کیا جا سکتا ہے تو اس سے بہتر شاید ہی کوئی مفہوم نکلتا ہو کہ عوام کو ہمیشہ ایسی اندھیر نگری میں رکھا جائے۔ جہاں سے وہ قطعاً کسی طرف نہ جھانک سکے۔ اور انہوں نے اپنی صدارت کی مسند پر فائز ہونے سے لے کر اب تک جو کام بھی عوامی نعرہ سے کئے ہیں۔ ان میں یہ اندھیرا بدرجہ اتم موجود ہے۔ خواہ شملہ معاہدہ ہو یا زرعی اصلاحات یا روٹی کپڑا اور مکان کا عوامی نعرہ یا جمہوری اسلامی آئین کا مسئلہ علیٰ ہذا القیاس جتنی داخلی یا خارجی پالیسیاں بنائی گئیں، عوام کو اندھیرے میں رکھا گیا ہے۔ بہرحال اس بین الاقوامی کھیل کے رچانے کے بعد بھی الحمد للہ جمعیۃ کی قوت کو مسلا نہیں جا سکا۔ بلکہ بعد میں آنے والے حالات اور صدر بھٹو کے خصوصی بیانات اور عجیب و غریب پیشکشوں نے بتلا دیا کہ سازشی ٹولہ اب بھی ان درویشوں کے نعرہ مستانہ سے خائف ہے۔ آخر قائد جمعیۃ نے خودداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے وزارت ان کے منہ پر دے ماری اور ثابت کر دیا کہ ہم باصول مرکز کے ساتھ تو رشتہ انسلاک ..... رکھ سکتے ہیں لیکن بے اصول اور فریب کار مرکز کے تحت وزارت یا کوئی اور عہدہ لینے کو ہم اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہے کہ مرکز کتنی منت و سماجت کرتا رہا کہ آیئے کرسیاں آپ کی منتظر ہیں۔ لیکن قائد جمعیۃ نے اس ملک کی تاریخ میں پہلی بار نئے باب کا اضافہ کر دیا کہ سیاست محض دھوکہ بازی یا فریب کاری کا نام نہیں بلکہ سیاست اپنے اصول کی پابندی کا نام ہے۔ اس مرحلہ پر بھی قائد جمعیۃ نے ایک سنہری کارنامہ انجام دیا۔ جسے ملک کے اہل فکر حلقوں نے داد تحسین پیش کی۔ ورنہ اگر جمعیۃ ان سازشی ٹولہ کی فریب کاری میں آتے ہوئے نیپ سے علیحدگی اختیار کر لیتی اور اقتدار میں شریک ہو جاتی تو ان سازشیوں نے نیپ کے خلاف اپنی من مانی کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرنی تھی۔ اور پھر جو حشر سرحد و بلوچستان میں ہونا تھا، کوئی عقلمند اس بات کو سوچ سکتا ہے کہ ملک کی سلامتی کا پھر کیا ہونا تھا؟

(حضرات قارئین کرام!)

یہ چند حقیقت پسندانہ واقعات آپ کے سامنے رکھے گئے۔ جن سے آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ قائدین جمعیۃ کی یہ گرانقدر خدمات ملکی سلامتی کے سلسلہ میں کتنی اہم ہیں؟ لیکن!

عداوت کی نگاہ میں یوسف نہ حسیں ٹھہرے!
محبت کی نگاہ میں زنگی ماہ جبیں ٹھہرے

ہمیں مرکزی قیادت پر مکمل اعتماد ہے

جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کے راہنما مولانا عبدالرحیم نعمانی نے اس خبر کی پرزور تردید کی ہے کہ بوریوالہ کی جمعیۃ نے مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی کسی قسم کی حمایت کی ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ خبر من گھڑت ہے ہم مرکزی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں اور اس کے فیصلوں سے انحراف کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آپ نے قومی پریس پر زور دیا کہ وہ جھوٹی خبریں شائع کرنے سے گریز کرے۔ اور صحافت کے اخلاق و اقدار کو پامال نہ کرے۔

گورنر بگٹی کو برطرف کیا جا

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں بلوچستان کی صورت حال پر گہری تشو کا اظہار کیا گیا اور فوجی کاروائی کی مذمت کرتے ہو مطالبہ کیا گیا کہ گورنر بگٹی کو برطرف کیا جائے۔ فوج بلائی جائے اور اکثریتی حکومت بحال کی جائے۔

اجلاس میں سردار عبدالقیوم خاں کو مرکزی ح کی مداخلت پر استقامت کا مظاہرہ کرنے پر ہدیہ پیش کیا گیا۔ جہلم جمعیۃ کی طرف سے سردار عبدا خاں کو تار بھی دی گئی۔

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار د

مدنی جامع مسجد چکوال میں سنی مسلمانوں کا ای آزاد کشمیر کے حالیہ شدید بحران کے دوران صدر جمہوریہ پاکستان اور صدر آزاد کشمیر کی حالیہ ملا بعد کے نتیجہ میں سابقہ شدید بحران کے ختم ہونے عبدالقیوم خاں صدر آزاد کشمیر کو مبارکباد پیش کر اور صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے اس اظ بہت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ آزاد کشم جمہوری عمل کو کسی صورت میں ختم نہیں ہونے دیا اور آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت اپنی میعاد پوری ک قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ک کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

بقیہ —— آخری صفحہ

امام ابو سلیمان الخطابیؒ (المتوفی ۳۸۸ھ) فرما کہ اگر دم جھاڑ پھونک (یا تعویذ وغیرہ) قرآن یا اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی کے ساتھ ہو تو وہ ہے۔ کیونکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ان الفاظ کے ساتھ تھا:۔ اعیذکما بکلمات اللہ التام
کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لا
(ترجمہ) بچاتا ہوں میں تم کو اللہ کے تمام کلمات ساتھ ہر شیطان اور کیڑے مکوڑے سے اور دینے والی آنکھ سے۔

اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور اسی کرنا چاہیئے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کا انتخا

جہلم ۱۱ جون۔ جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ حنفیہ کا اجلاس زیر صدارت قاری سعید الاسلام منعقد اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔ صدر ظفر اقبال۔ ناظم عبدالرزاق ہزاروی۔ نشر و اشاعت و خزانچی۔ احمد سعید شاہ ڈیروی

رف اسلام ہی عالم انسانیت کے تمام مسائل حل کرسکتا ہے (مولانا محمد شریف)

جمعیتہ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کی مجلس عمومی کا اجلاس اور انتخابات

مورخہ ۲۷ مئی ۷۳ء بروز اتوار بہاولنگر ضلعی مجلس عمومی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا
یف صاحب امیر جمعیتہ ضلع بہاولنگر نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد ضلعی
می مولانا محمد یوسف صاحب نے موجودہ سیاسی حالات اور جمعیتہ کی پالیسی پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مولانا محمد شریف
نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان کی جان ومال وعزت کی حفاظت ہر حکومت کا فرض ہے۔ اسلام قصاص کے
جان کی حفاظت اور قطع ید کے ذریعے مال کی
اور زانی کو سنگساری اور دُرّوں سے عزت کی حفاظت
ہے۔ لیکن دنیا کے تمام نظام حکومت ماضی کی روشنی
اس معاملہ میں ناکام ہو چکے ہیں۔ صرف اور صرف
ہی تمام امور کی صحیح حفاظت کرتا ہے۔ مولانا نے
کے نظائر بیان کئے۔ مولانا مفتی محمود کی نو ماہ کی
کے زریں کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے
مفتی صاحب نے اپنے عہدے پر متمکن ہونے کے فوراً
اب پر پابندی لگا کر نہ صرف سرحد کے عوام کے لئے
کا راستہ کھولا بلکہ پاکستان کے دوسرے صوبوں
لئے بھی سبق آموز واقعہ بنا دیا اور مفتی صاحب کی
دسری اسلامی اصلاحات بیان فرمائیں۔
آپ نے کرنل قذافی کو ان کی اسلامی مساعی پر خراج
پیش کیا۔ جماعتی تنظیم کی ضرورت پر روشنی ڈالتے
جماعت کے فوائد اور انفرادیت کی خرابیوں کو بیان
۔ آخر میں مولانا نے پاکستان کے استحکام اور جنگی
ں کی رہائی کیلئے دعا فرمائی۔

مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا
ن رائے ضلعی جمعیتہ علماء اسلام کے امیر مولانا
ریف صاحب کو اور ناظم عمومی مولانا محمد یوسف
ب کو چنا گیا۔

نائب امیر اول مولانا محمد قاسم صاحب قاسمی ناظم
قاسم العلوم فقیر والی (۲) نائب امیر مولانا عزیز الرحمن
ب ناظم مدرسہ رحیمیہ چشتیاں (۳) ناظم عمومی مولانا
سف صاحب بہاولنگر (۴) ناظم نمبر ا حاجی محمد یوسف
ب ہارون آباد (۵) ناظم نمبر ۲ مولانا محمد رفیق صاحب
مدرسہ عباسیہ صادقیہ منچن آباد (۶) خزانچی قاری
احمد صاحب بہاولنگر (۷) سکرٹری نشرواشاعت
ں عبداللطیف صاحب بہاولنگر۔

باتفاق رائے مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں
جمعیتہ علماء اسلام بہاولنگر کا یہ اجتماع آزاد کشمیر
متفقہ قرارداد کی جس میں فرقہ مرزائیت قادیانی کو غیر
اقلیت قرار دینے کی سفارش کی ہے پرزور تائید
ہے اور ممبران آزاد کشمیر کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے
ت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پورے پاکستان
قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔
یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ
سرحد و بلوچستان میں اکثریت کی حکومت کو بحال
کیا جائے۔ بصورت دیگر یہاں مشرقی پاکستان جیسے حالات
پیدا ہونے کے شدید خطرات ہیں۔

— یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جو طبقاتی کشمکش شروع کر دی گئی ہے۔ اس پر فوراً کنٹرول کیا جائے۔ اگر نہ کیا گیا تو خانہ جنگی کے حالات ملک میں تیزی سے آرہے ہیں۔ جو کہ ملک کی تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔ نیز زمیندار مزارعہ اور کارخانہ دار مزدور کی جو آپس میں لڑائی ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے مؤثر قدم اٹھایا جائے۔

— جمعیتہ علماء اسلام کا یہ عظیم الشان اجلاس بلدیہ بہاولنگر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ خادم آباد کالونی جو کہ اسی شہر بہاولنگر کا ایک حصہ ہے۔ اس میں پانی کی انتہائی کمی ہے۔ باشندگان خادم آباد کالونی پانی کی قلت سے شدید بحران میں مبتلا ہیں۔ اور یہ موجودہ پانی ضروریات زندگی کے لئے ناکافی ہے۔ لہذا خادم آباد کالونی کے لئے بڑی پائپ لائن بچھائی جائے تاکہ اہل محلہ کو پانی مل سکے۔ مدنی کالونی کے لئے بھی پختہ نالیاں، بڑی پائپ لائن اور پکی سڑکیں تعمیر کی جائیں۔

— یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع بہاولنگر گورنر پنجاب غلام مصطفےٰ کھر سے مطالبہ کرتا ہے کہ پیپلز پارٹی کے چند غنڈوں نے بستی عثمان والی موضع چک عبداللہ میں جو غنڈہ گردی شروع کی ہوئی ہے اور یہاں مزارعہ زمیندار کو دست گریبان کئے ہوئے ہیں۔ اس علاقہ کے امن کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ اس غنڈہ گردی کو فی الفور ختم کیا جائے۔

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ بہادر آباد سبزی منڈی کراچی ۵ کا انتخاب

سرپرست حضرت مولانا قاری گل محمد صاحب
امیر۔ مولانا خدا بخش صاحب فاروقی
نائب امیر۔ قاری عطاء اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ۔ قاری شیر افضل خاں
نائب ناظم۔ قاضی عبدالقادر صاحب
خزانچی۔ حافظ عنایت الرحمٰن صاحب
سالار اعلیٰ۔ جناب عبدالرشید خاں صاحب

اضلاع پنجاب کے امراء ونظماء عمومی ونظماء انتخابات متوجہ ہوں

جمعیتہ علماء اسلام پنجاب کے ضلعی امراء اور نظماء عمومی نظماء انتخابات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۲۴ جون ۷۳ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ دروازہ لاہور میں تشریف لائیں اور اپنے ہمراہ مندرجہ ذیل چیزیں ضرور لائیں۔

(۱) فارم رکنیت کاپیاں مستعمل ہوں یا غیر مستعمل
(۲) فیس رکنیت
(۳) مرکزی رپورٹ، اسماء عہدہ داروں اور صوبائی مجلس عمومی کے لئے نامزد ارکان کے اسماء گرامی۔

تاکہ تمام امور کی جانچ پڑتال کر کے ضروری ہدایات جاری کی جاسکیں اور پنجاب کے صوبائی انتخابات کی تاریخ بھی متفقہ طور پر مقرر کی جاسکے۔

نوٹ:۔ اجلاس کی صدارت قائد جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ فرمائیں گے۔

منجانب (مولانا) عبیداللہ انور امیر جمعیتہ علماء اسلام پنجاب)

غیر جمہوری طریقے اپنا کر عوام کو کچلنے والی حکومت زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی

جناب ڈاکٹر غدا حسین سیکرٹری اطلاعات جمعیتہ سرحد نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ملتان اور لاہور میں جمہوری متحدہ محاذ کے جلسے درہم برہم کر کے عوامی حکومت نے اپنی بوکھلاہٹ کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔ جو حکومت ملک کے اندر حزب اختلاف کا سامنا نہیں کرسکتی۔ وہ کسی بیرونی دشمن کا مقابلہ کیسے کرسکتی ہے۔ جو عوام کی تنقید برداشت نہیں کرسکتی۔ عوام کی آواز دبانے کے لئے دفعہ ۱۴۴ تحفظ امن عامہ کا آرڈیننس اور ڈی پی آر کے حربے استعمال کرتی ہے۔ غیر جمہوری طریقے اپنا کر عوام کو کچلنے والی حکومت زیادہ دن نہیں چل سکتی ہے۔

متحدہ جمہوری محاذ اور تحریک استقلال کے جلسوں کو درہم برہم کر کے، سامعین کو ہراساں کر کے، ڈنڈے اور گولیاں برسا کر عوامی حکومت اپنے اقتدار کا گلا خود دبا رہی ہے۔ قریب ہے کہ نام نہاد عوامی حکومت دم توڑ دے گی۔

حزب اختلاف نے پاکستان کی جمہوریت پسند عوام کو آمریت کے امنڈتے ہوئے طوفان سے بچانے کے لئے جمہوری متحدہ محاذ کی جو کشتی بنائی ہے۔ انشاء اللہ اس کے ذریعہ پاکستان کے عوام کو تباہ ہونے سے بچا لیا جائے گا۔ اور آمریت اپنے ہی طوفانی لہروں کی نذر ہو کر رہ جائے گی۔

خود غرض افراد کی غلط سیاسی حکمت عملی نے ملک کو اس نازک موڑ پر لا کھڑا کیا ہے

(مولانا قائم دین)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کا اجلاس

مورخہ ۲۷ مئی محراب پور مدینہ جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کا ضلعی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یونس صاحب ہوا۔ ضلع بھر کی شاخوں سے کثرت کے ساتھ نمائندگان نے شرکت کی۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ اجلاس میں جناب محمد شریف صاحب وکیل ناظم عمومی محراب پور اور مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ محراب پور نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد اور تنظیمی امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعدازاں مولانا قائم الدین ناظم عمومی ضلع نواب شاہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین کی خدمات اور ان کے کامیاب موقف پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حکمران ٹولہ متشددانہ اور ظالمانہ طریقوں سے جمہوری راہوں کو بند کر چکا ہے۔ ملک میں لاقانونیت کا دور دورہ ہے اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ مہنگائی اور گرانی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ جمہوری اور آئینی اداروں کو وحشیانہ حرکتوں کے ذریعہ ختم کر دیا گیا ہے۔ حکومتی پارٹی کی غلط غیر جمہوری پالیسیوں کے سبب چاروں صوبوں کے عوام میں بداعتمادی اور ناراضگی کے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے پاکستان پر خود غرض اور ناعاقبت اندیش لوگ مسلط رہے۔ جن کی غلط سیاسی حکمت عملی اور متزلزل خارجہ پالیسی نے ملک کو تباہی کے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے۔ اب عوام یہ سوچنے اور محسوس کرنے پر مجبور کئے جا رہے ہیں کہ اب ملک میں ان کے حقوق محفوظ نہیں۔ انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کے تنظیمی امور و رفتار پر بھی روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ مختلف مقامات پر تنظیمیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور مزید تنظیموں کے لئے تحصیل نواب شاہ میں مولانا عبدالحق صاحب بروہی کام کر رہے ہیں۔

جن مقامات پر تشکیلیں ہو چکی ہیں۔ ان کے عہدیداروں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

باندھی ضلع نواب شاہ

امیر	صوفی علی محمد صاحب ارائیں
ناظم عمومی	مولانا نیک محمد صاحب بروہی
ناظم	سردار علی صاحب
ناظم نشر و اشاعت	مولانا اکرم صاحب
خازن	مولانا غلام حسین صاحب بروہی

دری خاں مری

سرپرست	حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب
امیر	جناب حاجی نصرالدین صاحب
نائب امیر	مولوی معظم الدین صاحب
ناظم عمومی	مولانا عبدالواحد صاحب ثاقب
خازن	محمد رمضان خاں راؤ
ناظم نشر و اشاعت	محمد شریف صاحب

گوٹھ پیرزادہ حلقہ چک ۱۰۵

امیر	مولانا عبدالمالک صاحب بروہی
نائب امیر	مولانا غلام اللہ خاں صاحب بروہی
ناظم عمومی	مولانا محمد وزیر خاں صاحب بروہی
ناظم نشر و اشاعت	خان غلام سرور خاں صاحب "
خازن	حاجی عطا محمد خاں صاحب "

دور شہر حلقہ دور

امیر	مولانا عبدالحی صاحب
نائب امیر	مولانا عبدالرؤف صاحب بلوچ ٹھیرپوریا
ناظم عمومی و خازن	مولانا میاں محمد صاحب اعوان
نائب ناظم	ڈاکٹر منظور احمد صاحب اعوان
ناظم نشر و اشاعت	مولوی محمد دین مجاہد اعوان

جمعیۃ علماء اسلام مردان کا انتخاب

گزشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام شہر مردان کا انتخابی اجلاس زیر صدارت مولانا لطف الرحمن امیر ضلع منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	حکیم حافظ نقی الدین صاحب پار ہوتی
نائب امیر ۱	حاجی حافظ فضل ربی صاحب۔ مردان
" ۲	مولانا سیف الرحمن صاحب عزیز خیل ہوتی
ناظم اعلیٰ	الحاج امین اللہ صاحب عظیم خیل ہاؤس بکٹ گنج مردان
ناظم مالیہ	مولانا محمد یوسف صاحب کس کورونہ مردان
خازن	عثمان غنی صاحب پارٹی جیم مردان
ناظم نشریات	حسین احمد۔ پار ہوتی

ضلع لائلپور کا انتخاب ۲۱ جون کو ہوگا

مولانا محمد رمضان صاحب ناظم انتخابات شمالی پنجاب جالندھر کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کا خصوصی ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں تمام پرائمری جماعتوں کے انتخابات کی توثیق کر دی گئی ہے ضلع لائلپور کی ضلعی باڈی کا انتخاب مورخہ ۲۱ جون بروز جمعرات بعد نماز عشاء بخاری مسجد جناح کالونی میں ہوگا۔ تمام پرائمری جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر دس ممبروں پر ضلع کی جنرل کونسل کے لئے ایک ممبر نامزد کر کے ضلع میں اطلاع دیں۔ نیز ممبر سازی کی کاپیاں جلد از جلد واپس فرمائیں۔ — عبدالعلیم جالندھری ناظم انتخابات جمعیۃ ضلع لائلپور

پشاور میں جمعیۃ کا عظیم الشان جلوس

یکم جون بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ تقریباً ۲ بجے ایک عظیم الشان جلوس جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کے زیر اہتمام نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت ڈاکٹر فدا حسین جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے کی باوجود گرمی کی شدت اور چلچلاتی دھوپ کے یہ عظیم الشان جلوس اشرف روڈ، کچہری دروازہ، چوک یادگار، بازار بزازاں، قصہ خوانی بازار سے ہوتا ہوا یادگار شہیداں پر ختم ہوا۔ شرکاء جلوس ... موجودہ ... صوبہ سرحد کی حکومت کی شراب سے پابندی اٹھانے، روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کی ہوشربا گرانی کے خلاف اور مرکزی حکومت کی سردار عبدالقیوم خاں صدر آزاد کشمیر کے خلاف سازش کے خلاف پرزور احتجاج کر رہے تھے اور مطالبہ کر رہے تھے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے پاکستانی جنگی قیدیوں کی رہائی میں مزید ٹال مٹول نہ کی جائے۔ شرکاء جلوس نے بہت سے کتبے اٹھا رکھے تھے۔ جن پر مندرجہ ذیل نعرے درج تھے۔

(۱) شراب پر مکمل پابندی لگاؤ (۲) شراب کے پرمٹ بند کرو (۳) قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے (۴) قادیانی کافر ہیں (۵) سردار عبدالقیوم خاں کے خلاف سازش کو کچل دیا جائے گا (۶) حمود الرحمن کمشن کی رپورٹ شائع کرو (۷) بلوچستان میں غیر جمہوری مداخلت بند کرو (۸) گرانی کا سدباب کرو۔

جلوس جب یادگار شہیداں پہنچا، تو وہاں ڈاکٹر فدا حسین اور مولانا محمد امیر بجلی گھر اور مولانا نوراللہ نے جلوس سے خطاب کیا۔ سخت دھوپ اور گرمی کے باوجود شرکاء جلوس گرم سڑک پر بیٹھ کر مقررین کے خیالات سنتے رہے اور بار بار پرجوش نعرے لگاتے رہے۔

آخر میں ڈاکٹر فدا حسین نے شرکاء جلوس کا شکریہ ادا کیا، اور پاکستان کی سلامتی و بقا، اسلام کی سربلندی ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ، جنگی قیدیوں کی رہائی کے لئے دعا کی گئی۔

بقیہ صـ ۱۳

تقریب حلف وفاداری

جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا کے نو منتخب عہدیداروں نے اپنے اپنے عہدے کا حلف ایک تقریب میں اٹھایا حلف حکیم محمد داؤد صاحب نے لیا اور انہوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر کارکن اپنے اپنے کام کو بحسن و خوبی سرانجام دے اور اخلاص کے ساتھ اپنے مقدس مشن کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرے۔

بلوچستان اسمبلی کے ارکان کی حمایت حاصل کرنے میں ناکامی پر

حکومت بوکھلا اٹھی

مولانا سید شمس الدین اور مولانا صالح محمد کی رہائش گاہ پر حملہ

بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ سردار عطاء اللہ خاں مینگل نے ایک بیان میں انکشاف کیا ہے کہ گزشتہ شب جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے امیر اور بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر مولانا سید شمس الدین صاحب کی سرکاری رہائش گاہ میں چند نامعلوم افراد دروازہ توڑ کر اندر گھس آئے۔ یہ لوگ کسی بری نیت سے ان کے گھر میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے زنانہ چپل پہن رکھے تھے۔ مگر مولانا سید شمس الدین اور ان کے ملازمین کے بروقت بیدار ہو جانے پر یہ افراد بھاگ نکلے۔ اس وقت جمعیۃ کے ایک اور راہنما اور سابق وزیر مولانا صالح محمد بھی مولانا شمس الدین کے ہاں مقیم تھے۔

سردار مینگل نے بتایا کہ چند روز قبل ایک اسسٹنٹ کمشنر مسٹر عبد الغفار اچکزئی نے ان دونوں ارکان اسمبلی کو دھمکی دی کہ وہ بلوچستان میں نیپ جمعیۃ مخلوط پارلیمانی گروپ کی حمایت ترک کر کے موجودہ حکومت کا ساتھ دیں، ورنہ انہیں خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن ان دونوں ارکان اسمبلی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

سردار صاحب نے کہا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان نامعلوم افراد کو حکومت نے ہی اس مجرمانہ حرکت کے لئے بھیجا تھا، غالباً وہ مولانا شمس الدین اور مولانا صالح محمد کو قتل کرانا چاہتی تھی۔ کیونکہ ان دونوں حضرات نے حکومت کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

آپ نے کہا۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ میں اس غیر قانونی حکومت کی بزدلانہ حرکتوں کی مذمت کر سکوں، لیکن میں اسے خبردار کرتا ہوں کہ اگر اس نے اس قسم کی مجرمانہ حرکتیں جاری رکھیں تو ہم بھی اسے ایسے ہی طریقوں سے جواب دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا ماہانہ اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت مولانا محمد رمضان صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جناب سردار عبد القیوم خاں صدر آزاد کشمیر نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ان کی تبلیغ ممنوع قرار دے کر ایمان اور اسلامی غیرت کا ثبوت دیا ہے۔ جناب صدر بھٹو کو چاہیئے کہ وزیر برائے امور کشمیر قیوم خاں اور ان کے حواریین کو صدر آزاد کشمیر کے خلاف سازش اور غلط الزام تراشی سے باز رکھیں۔ ورنہ ملکی حالات بگڑنے کا سخت خطرہ ہے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری قیوم خاں پر ہوگی۔ ہم محترم صدر آزاد کشمیر کو ہر طور سے اپنی مکمل حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔

(۲) اشیائے صرف کی مہنگائی عوام کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہے۔ متعلقہ وزراء اور حکام کا ہر بیان قیمتوں میں اضافہ کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

جناب گورنر غلام مصطفےٰ کھر اور وزیر اعلیٰ کو چاہیئے کہ بڑھتی ہوئی گرانی کی روک تھام کی طرف پوری توجہ دے کر عوام کی بے چینی کو دور کریں۔

آزاد کشمیر کی حکومت کے خلاف سازشیں ختم کی جائیں

نعمان پورہ - آزاد جموں و کشمیر جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ جناب محمد اسمٰعیل فاروقی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے مرکزی وزراء صوبہ سرحد اور بلوچستان کی آئینی حکومتوں کو غیر جمہوری اور غیر آئینی طریقوں سے ختم کرنے کے بعد اب آزاد کشمیر کی منتخب حکومت کے خلاف اسلام آباد میں بیٹھ کر محلاتی سازشوں میں مصروف ہیں۔ اگر یہ وزراء اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو کشمیری طلباء اور عوام ان کی مکروہ سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے سے گریز نہیں کرینگے۔

جناب فاروقی نے کہا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر کا قصور صرف یہ ہے کہ اس نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اور ہر مسلمان کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ ختم نبوت کے باغی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور حکومت نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے راہنماؤں کا دورہ

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے مرکزی رہنما مولانا محمد یوسف صاحب کی قیادت میں چھتر اور دیرٹے کے مقام پر پہنچے، جہاں لوگوں نے جمعیۃ کے راہنماؤں کو خوش آمدید کہا۔ دونوں مقام پر جلسے ہوئے۔ جن میں رد مرزائیت کے موضوع پر مولانا سید عبد المجید ندیم، مولانا قاضی اللہ یار مبلغ مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا محمد اشرف صاحب مولانا امیر الزمان صاحب اور مولانا محمد عارف صاحب نے اظہار خیال کیا۔ آخر میں ایک قرارداد پیش ہو کر پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کا یہ اجلاس مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بارے میں پاس کی گئی آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد کو قابل تحسین قرار دیتا ہے۔ یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ مرزائی اس قرارداد کو غیر مؤثر کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر سے استدعا کرتا ہے کہ اسمبلی کے آیندہ پہلے اجلاس میں باضابطہ بل کی منظوری فرما کر عوام آزاد کشمیر کو مزید اطمینان بخش کر شکریہ کا موقع دیں۔ نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق حدود و قصاص اور رجم و ارتداد کے قوانین فوری طور پر نافذ کیے جائیں۔ اجلاس سے پہلے ریڑھ کے مقام پر صبح نو بجے ایک خصوصی میٹنگ کے بعد جمعیۃ کی مقامی شاخ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس میں انتخاب کے بعد مرکزی ناظم برائے پاکستان مولانا محمد اشرف صاحب نے کارکنان کے سامنے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے جمعیۃ کی تنظیم کر کے آزاد کشمیر میں باطل نظریات کے مقابلہ کے لئے مؤثر و فعال کردار ادا کرنے پر زور دیا۔ منتخب شدہ عہدیداروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) صدر جمعیۃ ریڑھ مولانا احمد دین صاحب خطیب جامع مسجد ریڑھ (۲) نائب صدر سینئر سردار محمد شفیع خان صاحب (۳) نائب صدر جونیئر مولانا الحاج سید احمد صاحب

(۴) ناظم اعلیٰ قاری محمد انور صاحب ایف۔ اے

(۵) نائب ناظم حافظ قاری محمد صدیق صاحب

(۶) ناظم نشر و اشاعت صوفی محمد سعید صاحب

(۷) حاجی محمد شفیع صاحب خزانچی۔

لالہ لاہوری

حب الوطنی کا عملی مظاہرہ

مشرقی پاکستان کی واحد نمائندہ جماعت اور پورے پاکستان کی اکثریتی پارٹی عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن کو "ادھر تم ادھر ہم" کہنے والے تھری پی کے چیئرمین اور اپنی راجدھانی کے لئے باقی بچائے ہوئے ملک کے صدر بھٹو صاحب گاہے گاہے صوبہ سرحد اور بلوچستان کی اکثریتی پارٹیوں پر علیحدگی پسندی کا الزام لگاتے رہتے ہیں اور اس سلسلے میں اپنی مدد کے لئے دوست نما دشمنوں کو بھی زبانیں دراز کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس بلا شرکت غیرے حکومت کرنے کا یہ مجرب نسخہ ہے کہ مشرقی پاکستان کی طرح ملک کے کسی حصہ کو خواہ کوئی قریبی طاقت ہڑپ کر لے لیکن اس صوبے میں اکثریتی پارٹی کی حکومت اسی صورت میں بن سکتی یا رہ سکتی ہے کہ وہاں بھٹو جی کی من مانی چلے۔

ہمارے اس دعوے کی پہلی دلیل تو یہ ہے کہ بھٹو صاحب نے سندھ اور پنجاب میں اکثریت کے جمہوری حق کے مطابق اپنی پارٹی کی صوبائی حکومتیں بنا دیں۔

اب چاہیئے تو یہ تھا کہ اسی کے ساتھ نیپ اور جمعیۃ کی واضح اکثریت کے پیش نظر صوبہ سرحد اور بلوچستان کی حکومتیں بھی قائم کر دی جاتیں۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا اور چار ماہ تک نیپ اور جمعیۃ کے اس جمہوری حق کو غصب کئے رکھا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ جب مسلسل چار ماہ تک نیپ اور جمعیۃ کو ان کے جمہوری حق سے محروم رکھا اور عالمی سطح پر بھٹو صاحب کے ساتھ ملک کی ساکھ کو دھچکا لگا تو انہوں نے بادلِ نخواستہ نیپ اور جمعیۃ کو حکومتیں بنانے کی دعوت دے دی۔ لیکن یہاں بھی انہوں نے یہ جمہوریت کش قدم اٹھایا کہ سرحد اور بلوچستان کی صوبائی حکومتوں کو وہ اختیارات نہیں دیئے جو سندھ اور پنجاب کی صوبائی حکومتوں کو حاصل تھے۔

ہماری تیسری دلیل یہ ہے کہ جس طرح گندم اور کپاس کی فصلیں سندھ اور پنجاب کی حکومتوں کو دے دی گئی تھیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسی طرح تمباکو کی فصل کو سرحد کی صوبائی حکومت کا ذریعہ آمدن قرار دیا جاتا، لیکن ایسا کرنے کی بجائے تمباکو مرکز نے اپنے کنٹرول میں لے لیا، اور صوبہ سرحد کو آمدنی کے ایک بہت بڑے ذریعے سے محروم کر دیا۔

چوتھی یہ کہ صدر بھٹو نے اپنی "دہری مصلحت" کے تحت تقریباً ساڑھے نو ماہ اور بلوچستان میں نیپ اور جمعیۃ کی صوبائی حکومت پر حیلہ تراش کر توڑ دی کہ یہ حکومت صوبے میں امن و امان بحال رکھنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ اگر کچھ بدامنی ہوئی بھی، جیسے قبیلوں میں ہوتی چلی آئی ہے تو ایک چھوٹے سے علاقے میں۔ لیکن یہ کتنی ستم ظریفی ہے۔ سندھ میں کراچی کی سڑکیں مزدوروں کے خون سے سرخ کیں اور خود لسانی جھگڑا کھڑا کر کے جو قتل عام کیا۔ یہ بھٹو صاحب کو کیوں نہ یاد رہا۔ جس سے پورے صوبے کا امن تباہ ہوا۔ لیکن سندھ کی صوبائی حکومت کو اس لئے نہ توڑا کہ وہ ان کی اپنی تھی۔ اور اس طرح پنجاب میں طلباء پر جو ظلم ڈھایا۔ اساتذہ تک پر لاٹھی چارج ہوا۔ اور ڈاکٹر نذیر اور خواجہ رفیق قتل ہوئے۔ آخر یہ بے چینی بھٹو صاحب کی نظر سے کیوں نہیں گذری اس کے برعکس صوبہ سرحد میں نیپ جمعیۃ کی حکومت کی گولی سے ایک فرد بھی نہیں مارا گیا۔ اور بقول شورش کاشمیری دوران حکومت مفتی صاحب کی سفید چادر پر ذاتی منفعت کا کوئی سیاہ دھبہ نہیں ہے۔

ہماری پانچویں دلیل یہ ہے کہ بلوچستان کی صوبائی حکومت کو توڑے اور صوبہ سرحد کی حکومت کو مستعفی ہوئے تقریباً تین ماہ ہونے والے ہیں۔ اور ان دونوں صوبوں میں غیر آئینی حکومتیں چل رہی ہیں۔ اور اجلاس طلب کئے بغیر اکثریت پر اقلیتی گروپ کی حکومتیں مسلط کر دی ہیں اور ابھی تک یہی صورت حال ہے۔

چھٹی دلیل یہ ہے کہ جب جمعیۃ اور نیپ نے دوسری سیاسی پارٹیوں کو متحدہ محاذ کی صورت میں اپنے اعتماد میں لے کر بھٹو صاحب کے ان غیر جمہوری اقدام کے خلاف اور صحتمند جمہوری روایات کے تضاد کے سلئے راولپنڈی میں جلسہ عام کے ذریعہ عوامی رابطہ کی مہم کا آغاز کیا تو صوبہ سرحد سے آئے ہوئے جلسہ میں شریک لوگوں پر گولیوں کی بارش کی گئی اور آگ برسائی گئی۔ اور پیپلز گارڈ نے سفید ریش لوگوں کو اپنی درندگی کا نشانہ بناتے وقت یہ کہا کہ ہم پنجابی ہیں اور ہم تمہیں مار رہے ہیں۔ جاؤ اور جا کر سرحد میں آباد پنجابیوں سے بدلہ لو، حکومت کی طرف سے اس علاقائی جھگڑے کو ہوا دینے کے منصوبے کو ناکام بنانے کے لئے متحدہ محاذ کو ۲۷ مارچ کو پشاور میں ہونے والا جلسہ ملتوی کرنا پڑا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پنجاب کے معزز مہمان یہاں خطاب کرنے کے لئے آئیں اور کوئی قیوم لیگ کا پٹھان اٹھ کر یہ کہہ دے کہ جاؤ تم پنجابی ہو، ہم تمہاری تقریر سننا نہیں چاہتے۔ اس طرح حکومت کے معاندانہ عزائم کو تقویت پہنچ جائے گی۔

ہمارے دعوے کی آخری دلیل یہ ہے کہ اب مرکزی حکومت بلوچستان میں فوج اور فیڈرل پولیس کے ذریعہ خوف و ہراس پھیلا رہی ہے۔

غرض یہ کہ مرکزی حکومت صوبہ بلوچستان اور سرحد کے عوام کو مشتعل کرنے کے لئے مسلسل جمہوریت کش اقدامات اٹھا رہی ہے۔

لیکن نیپ اور جمعیۃ کی حب الوطنی کی داد دیجئے کہ حکومت کی مسلسل زیادتیوں کے باوجود ابھی تک کوئی اشتعال انگیز واقعہ رونما نہیں ہوا۔ جس سے ملک کو مزید ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش ناکام ہو گئی اور جمعیۃ اور نیپ اسی طرح پاکستان کو قتل کرنے والوں کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر نہ ہونے دیگی۔

پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر اور متحدہ جمہوری محاذ کے جونیئر نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان نے نیپ جمعیۃ کے اس صبر و تحمل اور جذبہ حب الوطنی کو مدنظر رکھ کر لاہور میں متحدہ محاذ پنجاب کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

جمعیۃ اور نیپ کی حب الوطنی کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ مسلسل ظلم و ستم سہنے کے باوجود صبر و استقلال سے کام لیکر ملکی استحکام و سالمیت کے لئے آمریت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہی ہیں۔ کچھ اسی طرح کے خیالات کا اظہار مسلم لیگ کے صدر ملک قاسم نے کیا ہے کہ:

"اگر مفتی محمود ایسے پاکردار لوگ ۱۹۴۷ء سے موجود ہوتے تو ملک کبھی بھی دو ٹکڑوں میں تقسیم نہ ہوتا"

سرحد حکومت کے اقدامات کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری حافظ سمیع اللہ جان نے ایک اخباری بیان میں تمام لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ اسلام کی سربلندی، وطن عزیز کے وقار اور قومی مفاد کے لئے متحد ہو کر ظلم کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ انہوں نے کہا۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ سرحد کی نام نہاد اور نااہل موجودہ حکومت نے ان تمام اسلامی کاموں کو جو کہ مفتی محمود کی اسلامی حکومت نے کئے تھے۔ ایک ایک کر کے ختم کر دیا ہے۔

آپ نے کہا کہ انہوں نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے شراب سے پابندی ختم کر دی ہے اور شلوار قمیص جیسے سادہ اور اسلامی لباس کو ختم کر کے اس کی جگہ مغربی تہذیب کے لباس کو سرکاری قرار دے دیا ہے۔ یہ اوروں کو تو ملک دشمن کہتے ہیں لیکن اپنے گریبانوں میں نہیں جھانکتے کہ یہ کن لوگوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ لوگ تو بیک وقت اسلام دشمنوں اور ملک دشمنوں جیسے کردار ادا کر رہے ہیں۔



حکومت توجہ کرے

حکومت نے طلباء کو کرایہ میں جو رعایت دی ہے کنڈیکٹروں اور ڈرائیوروں کے غلط رویہ کی وجہ سے طلباء کے لئے اس رعایت میں کوئی فائدہ نہیں۔ الٹا طلباء کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب طلباء ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے ٹکٹ گھروں سے ٹکٹ لینے کے لئے جاتے ہیں تو انہیں ٹکٹ دینے سے صاف طور پر انکار کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر طلباء ان سے اپنے قانونی حق مانگنے سے متعلق کہتے ہیں تو وہ انتہائی حقارت کی نظروں سے دیکھنے کے ساتھ ساتھ گالی گلوچ اور دشنام طرازی پر اتر آتے ہیں اور اس طرح ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ جاتی ہے ڈرائیور اور کنڈیکٹر بھی راستوں میں طلباء سے اسی طرح کا سلوک کرتے ہیں اور وہ یوں کہ جب طلباء بس ٹھہرانے کے لئے معروف طریقہ کے مطابق ہاتھ ہلاتے ہیں تو وہ اول تو بس ٹھہراتے ہی نہیں ہیں۔ اور اگر کسی نوجوان پر طالب علم کا شبہ نہ ہونے کی بنا پر ٹھہرا بھی لیں تو ٹکٹ کاٹتے وقت پتہ چلنے پر پہلے تو اس سے پورا کرایہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا پھر بس ٹھہرا کر نیچے اتار دیتے ہیں (اور اگر دو تین طلباء اکٹھے ہوں تو انہیں بادل نخواستہ ٹکٹ دے دیتے ہیں۔ لیکن ان کی طرف ایسے گھورتے ہیں۔ جیسے درندوں کی طرح ابھی چیر پھاڑ کھائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ آخر ڈرائیور اور کنڈیکٹر ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس پر غور کرنے سے دو ہی وجہ سامنے آتی ہیں پہلی تو یہ کہ ڈرائیور اور کنڈیکٹر بس مالکان سے ہمدردی جتا کر انہیں اعتماد میں لیتے ہیں اور اپنی تنخواہ بڑھوانے کے لئے راہ ہموار کرتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مالکان بس خود ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کو ایسا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

بہرحال یہ دونوں صورتیں قانون شکنی اور طلبہ کی پریشانی کا سبب بنتی ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ٹرانسپورٹروں اور کنڈیکٹروں کو تنبیہہ کرے اور ان سے سختی سے قانون پر عمل کرائے تاکہ طلباء اس بے چینی اور پریشانی سے نجات پا جائیں۔ ہمیں یہاں یہ بات حکومت سے اور کہنی ہے کہ جب طلباء کے ساتھ اس قسم کا رویہ اختیار کیا جائے اور حکومت اس کی روک تھام نہ کرے تو وہ مجبوراً جلوس نکالتے ہیں جلسے کرتے ہیں اور قراردادیں پاس کرتے ہیں تو حکومت یہ کہہ کر ٹال دیتی ہے کہ طلباء اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں تعلیم پر ان کی کوئی توجہ نہیں ہے۔

(شمس القمر قاسمی)

جمعیۃ طلباء اسلام عربی مدارس اور کالجوں کے طلباء کا سنگم ہے

(شمس الدین پٹھان)

ہر کارکن اپنے کام کو بخوبی سرانجام دے

(مولانا حکیم محمد داؤد)

گھوٹکی۔ گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام کی مقامی شاخ کے دفتر کی افتتاحی تقریب میں صوبہ سندھ کے نائب صدر شمس الدین پٹھان نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ جمعیۃ کی مقامی شاخ کے جنرل سیکرٹری عبدالغنی شیخ نے ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

مہمان خصوصی نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اٹھارہویں صدی کے وسط میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے اقتدار کو وسعت اور استحکام بخشنے کے لئے موجودہ نظام تعلیم کی بنیاد رکھی۔ جس کا مقصد اس نظام تعلیم کا مرتب لارڈ میکالے خود اپنی سفارشی رپورٹ میں بیان کرتا ہے کہ

"انگریزی تعلیم حکومت کا فرض ہے۔ انگریزی زبان ہندوستانیوں کے لئے مغرب کے ترقی یافتہ اور وسعت پذیر علوم کا دروازہ کھول دے گی اور ایک زمانہ آئے گا کہ ہندوستان مغربیت کا جامہ پہن لیگا۔ اور وہ ایسا طبقہ ہوگا، جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی مگر خیالات اور تہذیب کے اعتبار سے انگریز ہوگا۔"

انہوں نے کہا کہ آج واقعی تعلیم یافتہ نوجوان مغربیت اور مادیت کی گود میں ہیں۔ اور ان کے دلوں میں مذہب سے تنفر پیدا ہو رہا ہے۔

ہماری تنظیم کا مقصد اس صورت حال کا انسداد کرنا ہے کیونکہ ہماری قومی اور مذہبی زندگی کے استحکام اور بقا کا انحصار اسی میں مضمر ہے۔ اور اسی لئے ہم نے اپنے دستور میں یہ دفعہ رکھی ہے کہ ہماری تنظیم میں مدارس عربیہ اور کالجوں کے طلباء شامل ہونگے۔ تاکہ ہم اس حسین امتزاج کے ذریعے اپنے گوہر مقصود کو حاصل کر لیں۔

افتتاحی تقریب کے صدر مولانا مظہر الدین نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ انسان تمام مخلوقات سے اپنے علم اور عقل کی وجہ سے ممتاز ہے۔ اور اسی کی بنا پر اسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے اور خلیفہ کا کام ملی ہوئی چیز کو رائج کرنا اور نافذ کرنا ہوتا ہے۔ ایسے افراد اور نوجوان اسی صورت میں تیار ہو سکیں گے کہ ہمارا نظام تعلیم عصری معلومات کے ساتھ ساتھ دینی علوم کو بھی لئے ہوئے ہو۔ تاکہ تخلیق انسانی کا عظیم مقصد بھی حاصل ہو جائے۔ آخر میں عبدالغنی شیخ نے مہمان خصوصی، صاحب صدر اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے قائدین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم طلباء میں دینی جذبہ پیدا کرنے کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ٹنڈو محمد خاں یونٹ کا انتخاب

گذشتہ دنوں گورنمنٹ ہائی سکول ٹنڈو محمد خاں کا انتخاب جمعیۃ طلباء اسلام حیدرآباد کے صدر کی صدارت میں ہوا۔ عہدیداروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

صدر نذیر احمد قریشی۔ جنرل سیکرٹری محمد علی قریشی

خازن نور محمد قریشی۔ ناظم نشر و اشاعت محمد علی قریشی

ارکان مجلس شوریٰ

حبیب احمد قریشی، محمد اکبر قریشی، محمد عمر قریشی

اظہار تعزیت

ہم ایل، ایم، سی جامشورو یونٹ کے ایک سرگرم کارکن قادر بخش کے والد صاحب کی وفات حسرت آیات پر ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازے۔ آمین!

(مرکزی عہدیداران جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان)

صوبہ سندھ کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی تمام شاخیں لٹریچر، لیٹرپیڈ، رکنیت فارم، رسید بک اور عزیز بیلی پیشنز کی مطبوعات منگوانے کے لئے صوبائی دفتر سے رابطہ قائم کریں۔ پتہ یہ ہے:

۱۰۰۔ الطبری ہال ایم، سی جامشورو حیدرآباد

اقبال شیخ ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے صدر کی ہدایات

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے صدر سید عبدالغفور شاہ نے صوبہ سندھ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے بھیجیں اور دستور کے مطابق صوبائی دفتر کو فنڈ بھی باقاعدہ پہنچنا چاہیئے تاکہ اس میں سے مرکز کو بھیجا جا سکے۔ جس کی مدد سے زیادہ سے زیادہ لٹریچر فراہم کیا جا سکے۔ (فضل اللہ سیٹھار ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ)

جمہوریت کا کارواں

رواں دواں ـــــــ رواں دواں

(لالہ لاہوری)

سرکاری پارٹی کی ساکھ ہوشربا گرانی، عوام کے حقوق کی پامالی اور اس کی اپنی غیر جمہوری روش کی وجہ سے دن بدن ختم ہوتی جارہی ہے۔ جس کے لازمی نتیجہ میں متحدہ جمہوری محاذ کی مقبولیت عوام میں مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اور اس صورت حال سے اقتدار کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔ اب تو سندھ کی طرح پنجاب میں بھی اپنے خلاف عوام کے عدم اعتماد کو دیکھ کر بری طرح گھبرا گئی ہے اور ملک کے ایک حصے کو داؤ پر لگا کر حاصل کئے ہوئے اقتدار کو سنبھالا دینے کے لئے ہٹلر کی آمرانہ چالوں کا گہرا مطالعہ کر کے جمہوریت کش اور تشدد آمیز کارروائیوں پر اتر آئی ہے۔ آئے روز ملک میں لاقانونیت اور غنڈہ گردی کی نئی چال چل رہی ہے اور اپوزیشن کے جلسے جلوسوں میں شرکت کرنے والے نہتے عوام پر ظلم و تشدد ڈھانے میں اتنی بیباک ہے کہ جتنی مغرب کی عورتیں ذرا سی تنگی محسوس کرنے پر نئی شادی رچا لینے میں بیباک ہوتی ہیں۔ ملتان کے بعد لاہور میں پنجاب کے وزیر قانون مختار اعوان اور افتخار احمد تاری کی زیر قیادت تقریر کے آئینی حق کو غصب کرنے کے لئے مختلف شہروں اور علاقوں کے نامی گرامی غنڈے مراعات کا جھانسہ دے کر لائے گئے اور پولیس اور فیڈرل پولیس کی حفاظت میں جلسہ گاہ میں یوں چھائے رہے جیسے مردہ جانور پر گدھ۔

گوجرانوالہ، وزیر آباد اور لالہ موسیٰ میں تو متحدہ جمہوری محاذ کے نڈر، جرأت مند اور دلیر قائدین کا پر جوش والہانہ استقبال کرنے والے جم غفیر پر ایسی بیدردی اور سفاکی سے دستی بم، گولیاں اور پتھر برسائے گئے جیسے امریکہ نے ویت نام میں۔

لیکن اسلام کے جذبے سے سرشار مسلمانوں نے حملہ آور درندہ صفت غنڈوں کو بالکل اسی طرح مار بھگایا، جیسے ویت نام کے حریت پسند عوام نے امریکہ کو ویت نام سے دم دبا کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ کیونکہ جب قومیں کسی بات کا عزم کر لیتی ہیں تو پھر ان کے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ سارے جتن کرنے کے باوجود بھی پی، پی، پی کے لئے کوئی بات نہیں بن پڑ رہی ہے جبکہ متحدہ جمہوری محاذ کی جرأت مند قیادت کا قدم آگے کی طرف ہی بڑھ رہا ہے۔ محاذ کی کمالی حوصلگی اور بلند ہمتی اس حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ آمریت اور جمہوریت کی اس کشتی میں جمہوریت ہی جیتے گی، آمریت کو شکست ہوگی۔ حقوق اور زیادتیوں کی اس جنگ میں حقوق کا علم بلند ہوگا۔ زیادتی کو نیچا دیکھنا پڑے گا اور تمام مصائب و آلام کے باوجود جمہوریت کا یہ کارواں رواں دواں رہے گا۔

صدر بھٹو کی "میں" اسے صحت مند جمہوری اقدار کے نفاذ کے لئے کوشاں رہنے سے نہیں روک سکتی وزیر داخلہ کا سازشی ذہن اس کے پائے استقلال و عزم کو متزلزل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ وزیر بے محکمہ کی "آمدنیاں جاودانیاں" محاذ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ پنجاب کے وزیر قانون کی "مظہر شاہی بڑھک" کبھی بھی محاذ کی گھن گرج کی تاب نہیں لا سکتی، اور افتخار تاری کی "محمد خانی" بھی محاذ پر نہیں چل سکتی۔ کیونکہ متحدہ جمہوری محاذ کی قیادت جنگ آزادی کے شہید مرد قلندر مولانا صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ کے وارث کے ہاتھ میں ہے محاذ کو مفکر اسلام مولانا مفتی محمود کے حسن تدبر نے چار چاند لگا رکھے ہیں۔ غرضیکہ مختلف جماعتوں کے قائدین کی صلاحیتیں یکجا ہو کر تشدد، ظلم، لاقانونیت اور غنڈہ گردی کا پامردی سے مقابلہ کر رہی ہیں جس کی وجہ سے حکومت بری طرح بوکھلا گئی ہے۔ اس کے باوجود محاذ کے زعماء بڑی دور اندیشی سے کام لے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر محاذ کے رہنما صبر و تحمل اور تدبر کا مظاہرہ نہ کرتے تو حکمران گروہ کی یہ کارروائیاں پورے ملک کو ایک خوفناک خانہ جنگی میں مبتلا کر دیتیں۔

جمعیۃ لاہور شہر کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کا ایک اہم اجلاس ۱۰ جون بروز جمعۃ المبارک ۹ بجے صبح جامع مسجد امدادیہ شیرانوالہ گیٹ میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب مدظلہ منعقد ہوگا جس میں آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا

لاہور شہر میں جمعیۃ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اجلاس کی تاریخ سے قبل رکنیت سازی کی کاپیاں معہ فیس رکنیت دفتر میں پہنچا دیں۔ جن شاخوں کی کاپیاں اجلاس سے قبل موصول نہ ہونگی۔ وہ انتخاب میں حصہ لینے کی مجاز نہیں ہوں گی۔

منجانب (مولانا) محمد ابراہیم کنوینر جمعیۃ لاہور شہر

میں بدستور جمعیۃ علماء اسلام کا رکن ہوں

(مولانا عبدالہادی ...)

شیخ الاسلام حضرت مولانا عبدالہادی صاحب آ... شاہ منصور تحصیل صوابی نے ایک اخبار میں شائع ہونے وا... اس خبر کی پرزور تردید کی ہے کہ انہوں نے جمعیۃ علما... اسلام سے علیحدگی اختیار کر کے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ آپ نے ایک بیان میں فرمایا کہ گز... دنوں مسلم لیگ کے صدر اور وزیر داخلہ مسٹر عبدالقیو... خان میرے پاس آئے تو بعض شر پسند ود نے یہ... اڑادی کہ میں نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر... ہے۔ میں اس کی پرزور تردید کرتا ہوں۔ میں نے ... لیگ میں کبھی شمولیت نہیں کی اور میں بدستور جمعیۃ علماء اسلام کا رکن ہوں۔

(روزنامہ شہباز پشاور ۳ جون)

شراب پر پابندی اور خاندانی منصوبہ ... سے متعلق مولانا عبدالحق کی قرارداد ... مسترد کر دی گئیں

اسلام آباد۔ قومی اسمبلی کے اسپیکر کی طرف سے تح... طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما شیخ الحدیث مولا... عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک رکن قومی... کو شراب کی درآمد و برآمد تیاری ہر طرح استعمال پر پابن... لگانے اور خاندانی منصوبہ بندی کا محکمہ ختم کرنے سے متعلق دونوں قراردادوں کو مسترد کر دیئے جانے ک... اطلاع دی گئی ہے۔ اس سے قبل قادیانیت کو اقلیت... قرار دینے سے متعلق مولانا عبدالحق کی قرارداد کو بھ... مسترد کر دیا گیا تھا۔ مولانا عبدالحق نے ان قراردادو... کے علاوہ کئی دیگر اہم قراردادوں کا نوٹس بھی قومی ا... کو دیا ہے۔ تاکہ انہیں اس سیشن میں زیر بحث لایا ج... سکے۔ ان قراردادوں میں کہا گیا ہے:

(۱) ملک میں ہر قسم کے سودی نظام کو فوری طور پر ... سودی بنیادوں پر تبدیل کیا جائے۔

(۲) ملک میں ہر قسم کے لادینی نظریات، فحش لٹریچ... اشاعت، پبلسٹی، نمائش اور فحش لٹریچر کی درآمد... پابندی لگائی جائے۔

(۳) فری میسن اور اس سے متعلق تمام اداروں... پر فوری پابندی لگائی جائے۔

(۴) ملک میں مسیحی اور دیگر غیر اسلامی تنظیموں کے مشنری اداروں کی سرگرمیوں اور اس کے نتیجے میں... پھیلنے والے ارتداد کو ممنوع قرار دیا جائے۔

ادھر مولانا عبدالحق نے قادیانیت جیسے قطعی مسئلے... بعد شراب جیسے ام الخبائث خرابی کے بارہ میں قرارداد... تک نہ پیش کئے جا سکنے پر شدید افسوس کا اظہار کیا...

اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوری حقوق کی بحالی کی جدوجہد جاری رہیگی

(مولانا سید شمس الدین)

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کا اجلاس اور قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس جمعیۃ کے دفتر واقع میزان مارکیٹ میں زیر صدارت جناب مولانا محمد شمس الدین صاحب ہوا۔ جس میں جمہوری محاذ کے پروگرام پر غور کیا گیا۔ اور جمعیۃ کی طرف سے اس میں بھرپور حصہ لینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے بعد صوبے کی سیاسی صورت حال پر غور کیا گیا۔ مولانا صالح محمد ایم پی اے نے صوبہ کی سیاسی صورت حال سے مجلس عاملہ کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد ڈپٹی سپیکر اور صوبائی اسمبلی کے رکن مولانا محمد شمس الدین نے مجلس عاملہ کو صوبہ کی سیاسی صورت حالات تفصیلات کے ساتھ آگاہ کیا۔ اور کارکنوں سے کہا کہ جماعت اپنے منشور پر کاربند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جدوجہد جاری رہے گی، اور ہر طرح کے حالات کے باوجود ہم کام کرتے جائیں گے۔ انہوں نے جمعیۃ کے صوبائی کارکنوں کو پیغام دیا کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر اسلامی قوانین کے نفاذ اور بلوچستان میں جمہوری حکومت کے قیام کے لئے کام کریں اور اپنے حلقہ اثر کو بڑھائیں۔ اس کے بعد جمعیۃ کے صوبائی سیکرٹری محمد زمان خان اچکزئی نے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں جو کہ اتفاق رائے سے پاس ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اوستہ محمد میں جمعیۃ کے دفتر پر بلوچ دوما کے مسلح رضاکاروں کے حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے کہ انہوں نے مقامی جماعت کے دفتر سے بورڈ اور جھنڈا اکھاڑ دیا اور جمعیۃ کے کارکنوں کو ہراساں کیا۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں سخت اقدام اٹھائے۔ کیونکہ اس طرح جمہوری اقدار کا گلا گھونٹا جا رہا ہے اور بلوچ دوما علاقے میں دہشت پھیل رہی ہے۔

(۲) ایک اور قرارداد کے ذریعہ جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی امیر، رکن اسمبلی اور ڈپٹی اسپیکر مولانا محمد شمس الدین کی رہائش گاہ پر مسلح افراد کے حملہ کی شدید مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا ہے کہ اس طرح حکومت سیاسی دباؤ ڈال رہی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مسلم باغ کے اسسٹنٹ کمشنر عبدالغفار صاحب نے بارہا ڈپٹی اسپیکر کی رہائش گاہ پر ان کو دھمکی دی ہے اور کہا ہے کہ وہ موجودہ حکومت کا ساتھ دیں۔

قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایسے سرکاری افسروں کو قطعی طور پر سیاسی کام نہیں کرنا چاہیئے اور اس کو فوراً معطل کرنا چاہیئے۔

ایک اور قرارداد میں متحدہ جمہوری محاذ کے رہنماؤں پر گوجرانوالہ، فقوذ یرآباد میں حملہ کی شدید مذمت کی گئی۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ترقیاتی منصوبوں میں تمام بلوچستان کے عوام کو یکساں فائدہ ملنا چاہیئے۔

قلعہ دیدار سنگھ میں یوم احتجاج

یکم جون بروز جمعۃ المبارک کو قلعہ دیدار سنگھ میں مرکزی قائدین کے حکم کے تحت یوم احتجاج منایا گیا اور نماز جمعہ کے اجتماعات میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خاں کے خلاف سازشوں کا مکمل محاسبہ کیا جائے۔ اور ان کی طرح پاکستان اسمبلی میں بھی مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد پاس کی جائے اور قانوناً ان کو اقلیت قرار دیا جائے۔

(۲) بلوچستان اسمبلی کا اجلاس فوراً بلا کر اکثریتی جماعت کی حکومت کو بحال کیا جائے۔

(۳) متفقہ آئین کو فوراً نافذ کیا جائے

(۴) قلعہ دیدار سنگھ میں سینما کی تعمیر کرانے کی مذموم کوشش کی پرزور مذمت کی گئی اور منتظمین سے اپیل کی گئی کہ سینما تعمیر کر کے یہاں تصادم کی صورت نہ پیدا کی جائے۔

(۵) عریاں فلموں کی نمائش غنڈہ گردی کا سختی سے محاسبہ کیا جائے۔

(۶) اشیاء صرف کی کمر توڑ گرانی ختم کرنے کے لئے موثر اور ٹھوس قدم اٹھایا جائے۔

(۷) مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

ادارہ ترجمان اسلام ناگفتہ بہ حد تک مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ مگر ایجنٹ حضرات بلوں کی ادائیگی کے بارہ میں پہلے سے زیادہ سستی دکھا رہے ہیں۔ اگر یہی صورت حال رہا تو آئندہ شمارہ کی اشاعت دشوار ہو جائے گی۔ ہر مقام پر جمعیۃ کے ذمہ دار عہدہ دار ترجمان اسلام کے ایجنٹوں سے رابطہ قائم کر کے بقایاجات کی جلد از جلد ادائیگی پر زور دیں اور ادارہ کو مالی بحران سے نجات دلائیں۔

(مدیر)

بقیہ —— اداریہ

کے راہنماؤں پر فائرنگ اور پتھراؤ کے بارہ میں پیپلز گارڈز کی شکایت پر ان سے تعاون نہ کرنے کے الزام میں گورنر پنجاب کی طرف سے ڈپٹی کمشنر، ایس، پی اور سٹی انسپکٹر پولیس کی جواب طلبی (اگر یہ واقعہ درست ہے تو) اس سلسلہ کی تازہ ترین اور افسوسناک مثالیں ہیں، جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہم حکمرانوں سے درخواست کریں گے کہ خدا کے لئے انتظامیہ کو سیاسی جنگ میں فریق نہ بنائیں اور اسے بلا جھجک اپنا فرض ادا کرنے دیں ورنہ ملک سیاسی اور انتظامی طور پر جس خوفناک انارکی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کی ذمہ داری سے آپ اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکیں گے۔

خدا ہمارے حکمرانوں کو سمجھ عطا فرمائے۔

گرفتاریوں کا نیا سلسلہ

صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام کے متعدد راہنماؤں اور کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جن میں جناب ڈاکٹر فدا حسین صاحب پشاور، خواجہ عزیز الرحمٰن صاحب خواجہ محمد زاہد صاحب مولانا عبدالسلام صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور مولانا علی شیر صاحب بنوں شامل ہیں۔ ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آواز بلند کی ہے۔ نئی صوبائی حکومت کی طرف سے سابق وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود کی اسلامی اصلاحات پر خط تنسیخ کھینچنے پر احتجاج کیا ہے۔ اور اقلیتی گروپ کی حکومت کو غیر جمہوری اقدامات سے روکنے کے لئے سیاسی جدوجہد کی ہے۔ اسی طرح بلوچستان کے سابق وزیر اطلاعات میر گل خاں نصیر کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

یہ گرفتاریاں اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ نئی حکومتیں غیر جمہوری اقدامات کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام اور نیپ کی پرخلوص جدوجہد سے ہراساں ہیں اور ان کی آواز کو دبانے کے لئے قید و بند کے ہتھکنڈوں سے کام لے رہی ہیں۔ ہم ان گرفتاریوں کی پرزور مذمت کرتے ہوئے گرفتار شدگان کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کی آزمائشوں کا دور بہت جلد ختم ہونے والا ہے۔ آمریت آخری دموں پر ہے اور وہ دن قریب ہے جب آمریت کے جنازہ کو کوئی کندھا دینے کے لئے بھی تیار نہ ہوگا۔

وفیات

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن اور نشراہ بالاکوٹ کی مسجد کے امام مولانا غلام نورانی صاحب گذشتہ دنوں عالم فانی سے انتقال کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

—— جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے کارکن حافظ نور محمد صاحب کے ماموں جمیل الرحمٰن وفات پا گئے ہیں۔

قتل ناحق اور جادو

صالح تبسم

کتاب الکبائر قسط نمبر ۲

تالیف:۔ امام شمس الدین الذہبی

ترجمہ:۔ زاہد الراشدی

دوسرا کبیرہ گناہ قتل ناحق ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذاب عظیما

اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر ڈالے۔ تو اس کی سزا جہنم ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہنا اور اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوں گے۔ اور اس کو اپنی رحمت سے دور کر دیں گے۔ اور اس کے لئے بڑی سزا کا سامان کریں۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس اللتی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلد فیہ مہانا الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا۔

اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسے کام کرے گا تو اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا کہ قیامت کے روز اس کا عذاب بڑھتا چلا جائیگا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

من اجل ذالک کتبنا علی نبی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکأنما قتل الناس جمعیا ومن احیاھا فکأنما احیا الناس جمعیا

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھد یا کہ جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے یا بدون کسی فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی شخص کو بچا لیوے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے

واذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو اور ان میں آپ نے قتل ناحق کا بھی ذکر فرمایا۔

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے جب کہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ اس نے سوال کیا پھر اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ اس نے دریافت کیا پھر اس کے بعد کون سا بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرما دی کہ:۔

والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون۔

ترجمہ:۔ اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔ اس کو قتل نہیں کرتے۔ ہاں مگر حق پر اور وہ زنا نہیں کرتے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول کلاھما فی النار (رواہ احمد والشیخان)

جب دو مسلمان تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل میں آئیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قاتل کے جہنمی ہونے والی بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ مگر مقتول کیسے جہنمی ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا:۔

لأنہ کان حریصا علی قتل صاحبہ

کیونکہ وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

امام ابو سلیمان الخطابیؒ فرماتے ہیں "یہ اس صورت میں ہے جب دونوں مسلمانوں کی باہمی لڑائی کسی شرعی تاویل کی وجہ سے نہ ہو (جیسا کہ صحابہ کرامؓ کی باہمی لڑائی تاویل کی وجہ سے تھی۔ اس لئے ان پر اس حدیث کا اطلاق نہیں ہوتا "مترجم") بلکہ آپس کی دشمنی یا عصبیت کی وجہ سے ہو یا دنیا کی طلب میں یا سرداری کے حصول یا مرتبہ کی خواہش میں آپس میں جھگڑ پڑیں۔

مگر جو شخص باغی مسلمانوں سے لڑائی کرے جیسا کہ ان کے ساتھ لڑنے کا حکم ہے یا ظالم دشمن سے اپنا دفاع کرتے ہوئے مقابلہ کرے یا اپنے گھر کی حفاظت میں لڑے وہ اس حدیث کے ضمن میں نہیں آتا کیونکہ اسے حکم ہے کہ وہ دوسرے کو قتل کرنے کا مقصد کیے بغیر اپنا دفاع کرے۔ ہاں اگر وہ بھی مقابل کے قتل پر حریص ہے۔ تو وہ اس حدیث کا مصداق ہے۔

کیونکہ جو شخص کسی مسلمان باغی یا مسلمان ڈاکو سے لڑتا ہے اس کا مقصد اسے قتل کرنا نہیں بلکہ اپنی جان بچانا ہے۔ پس اگر مقابل جھگڑے سے رک جائے تو وہ بھی رک جاتا ہے۔ اور اس کا پیچھا نہیں کرتا۔ اس لیے حدیث ان افراد پر وارد نہیں ہوتی ہاں جو اشخاص اس ضمن میں نہیں آتے وہ واقعی اس حدیث کی رو سے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا جہنمی ہیں"۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض (متفق علیہ)

میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ پلٹ جانا کہ بعض تم میں سے بعض کی گردنیں مارتے رہیں۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ۔

لا یزال العبد فی فسحۃ من دینہ مالم یصب دما حرام (رواہ الحاکم)

ہمیشہ رہتا ہے بندہ دین کے بارہ میں فراخی میں جب تک حرام خون بہانے کا ارتکاب نہ کرے۔

اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے بارہ میں فیصلہ کیا جائیگا۔ ایک اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا کہ

لقتل مومن اعظم عند اللہ من ذوال الدنیاء (رواہ النسائی والبیہقی)

ایک مومن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے زوال سے زیادہ بڑا ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ ا۔ شرک ۔ قتل نفس اور جھوٹی قسم۔ جھوٹی قسم کو یمین غموس اس لئے کہتے ہیں کہ ایسی قسم کھانے والے کو آگ میں غوطے دیئے جائیں گے۔

اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمها لانه اول من سن القتل (مخرج فی الصحیحین)

جو نفس بھی ظلما قتل کیا جاتا ہے۔ اس کے خون کا بدلہ آدم علیہ السلام کے بیٹے پر پڑتا ہے۔ کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ شروع کیا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من قتل معاهدا لم یرح رائحة الجنة وان ریحها لتوجد من مسیرة اربعین عاما (اخرجه البخاری)

جس نے کسی معاہد کو قتل کیا۔ وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس میل کی مسافت پر بھی محسوس کی جاتی ہے۔

معاہد وہ یہودی یا عیسائی ہے۔ جس نے دارالاسلام میں ذمی کی حیثیت سے رہنا قبول کر لیا۔ اور وفاداری کا عہد کیا۔ جب اس کے قتل کی یہ سزا ہے تو مسلمان کے قتل پر کیسی سزا ہوگی۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الا ومن قتل نفسا معاهدة لها ذمة الله وذمة الرسول فقد اخفر ذمة الله ولا یرح رائحة الجنة وان ریحها لیوجد من مسیرة خمسین خریفا (صححه الترمذی)

خبردار جس نے کسی معاہد نفس کو قتل کر دیا۔ جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے تو اس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا۔ وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا اگرچہ جنت کی خوشبو ۵۰ سال کی مسافت پر بھی پائی جاتی ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من اعان علی قتل مسلم لشطر کلمة لقی الله مکتوب بین عینه آیس من رحمة الله تعالیٰ۔ (رواہ الامام احمد)

جس نے کسی مسلمان کے قتل پر ایک کلمہ کے جزء کے ساتھ بھی معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ اس کی دو آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ "یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔"

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

کل ذنب عسی الله ان یغفره الا الرجل یموت کافرا او الرجل یقتل مومنا متعمدا (اخرجه النسائی والحاکم)

ہر گناہ کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ شاید بخش دیں۔ مگر وہ آدمی جو کفر پر مرا۔ یا وہ آدمی جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا (یعنی ان دونوں کی بخشش نہیں ہوگی۔

(ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں)۔

تیسرا کبیرہ گناہ جادو ہے

جادو کے بارہ میں ضروری ہے کہ اس کی تکفیر کی جائے (اگر وہ اس کو جائز سمجھتا ہے۔ مترجم) کیونکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر

لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو۔

اور انسانوں کو جادو سکھانے سے شیطان ملعون کی غرض ہی یہ تھی کہ وہ شرک میں مبتلا ہوں۔ اللہ رب العزت ہاروت ماروت کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه وما هم بضارین به من احد الا باذن الله ویتعلمون ما یضرهم ولا ینفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ماله فی الآخرة من خلاق۔

اور نہیں سکھاتے تھے۔ وہ دونوں فرشتے کسی کو جب تک کسی کو یہ نہ کہدیتے کہ ہم تو آزمائش کے لیے ہیں۔ سو تو کافر مت ہو۔ پھر ان سے سیکھتے وہ جادو جس سے جدائی ڈالتے ہیں۔ مرد میں۔ اور اس کی عورت میں اور وہ اس سے نقصان نہیں کر سکتے۔ کسی کا بغیر حکم اللہ کے اور سیکھتے ہیں وہ چیز جو نقصان کرے ان کا اور فائدہ نہ کرے۔ اور خوب جان چکے ہیں کہ جس نے اختیار کیا۔ جادو اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

پس تم بہت سے لوگوں کو دیکھو گے۔ کہ وہ گمراہی میں مبتلا ہیں۔ جادو کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور اسے صرف حرام سمجھتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ جادو تو کفر ہے۔ یہ لوگ سیمیا (دوسرے نسخے میں کیمیا کا لفظ ہے۔ کما قال المحشی مترجم) سیکھتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض جادو ہے۔ خاوند بیوی کے عقد، مرد اور عورت کے مابین محبت اور بغض اور اس جیسے دیگر امور کے لیے مجہول الفاظ کے ساتھ عمل کرتے۔ جن میں سے اکثر شرک اور گمراہی کے کلمات ہیں۔

جادوگر کی سزا

جادوگر کی سزا قتل ہے کیونکہ اس نے کفر باللہ یا اس کے مشابہ عمل کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو اور ان میں جادو کا بھی ذکر کیا۔ اس لئے بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے ڈرے اور کسی ایسے عمل کا ارتکاب نہ کرے جس کی وجہ دنیا اور آخرت کا نقصان ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ "جادوگر کی سزا قتل ہے" (رواہ الترمذی) لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ حضرت جندبؓ کا قول ہے۔ (یعنی حضورؐ کا ارشاد نہیں)

حضرت بجالة بن عبدةؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے ایک سال پہلے حکم لکھ کر بھیجا کہ ہر جادوگر مرد اور عورت کو قتل کر دو (رواہ البخاری)

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

لا اله الا انا لیس منی من سحر ولا من سحر له ومن تکهن ولا من تکهن له ولا من تطیر ولا من تطیر له

میرے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ میرا نہیں جس نے جادو کیا اور نہ وہ جس کے لیے جادو کیا، نہ وہ جس نے کہانت کی (یعنی نجومی بنا) اور نہ وہ جس کے لئے کہانت کی گئی۔ نہ وہ جس نے بد فالی کی اور نہ وہ جس کے لیے بدفالی کی گئی۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "نجومی جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے"۔ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے۔ شراب کا عادی، قاطع رحم، اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "الرقی" "التمائم" اور "التولة" شرک ہیں (رواہ احمد)

"رقی" کا معنی جھاڑ پھونک ہے۔ تمائم تمیمة کی جمع ہے یہ وہ تعویذات ہیں جنہیں جاہل لوگ اپنے آپ پر اور اپنی اولاد پر باندھتے ہیں۔ اور یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ نظر بد کو دور کرتے ہیں۔ اور "التولة" (تاء کے کسرہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ) جادو کی ایک قسم ہے۔ جس کا مقصد مرد اور عورت کے درمیان محبت پیدا کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرک اس لئے قرار دیا کہ جاہل لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ چیزیں تقدیر پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔